تحفۂ صفات

حضرت مسعودِ ملّت

مرتبہ

محمد عبدالستار طاہر

ادارۂ مظہر اسلام ◎ لاہور

Marfat.com

تخصصاتِ

حضرت مسعودِ ملت

مرتبہ
محمد عبدالستار طاہری

ادارہ مظہرِ اسلام ⊙ لاہور

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۲

بغیر اجازت شائع نہ کریں

نام کتاب	———— تخصصات حضرت مسعود ملت
مرتب	———— محمد عبدالستار طاہر
ناشر	———— ادارہ مظہر اسلام۔ لاہور
ضخامت	———— ۷۳ صفحات
تعداد	———— گیارہ سو
اشاعت	———— ذوالحج ۱۴۱۴ھ/جون ۱۹۹۴ء
کمپوزنگ	———— ٹائپو گرافکس۔ مچھلی منڈی' لاہور
مطبع	————
ہدیہ	———— بیرون جات کے حضرات -/۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کر کے طلب کریں

—— ملنے کا پتہ ——

ادارہ مظہر اسلام

۴۴/۳ نئی آبادی' مجاہد آباد' مغلپورہ' لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۸۴۰

مدینۃ العلم دار العلوم مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

Marfat.com

مسعودِ ملت

(علامہ بدر القادری، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، ہیگ، ہالینڈ)

آ رہا ہے لبِ خامہ پہ بیانِ مسعود
دل ہوا آج مرا مائل شانِ مسعود

عظمتِ دین نبی شوکتِ تاریخ سلف
ہے وسیع اور گراں مایہ جہانِ مسعود

ریت کے ڈھیر سے چن چن کے نکالے موتی
بنی "تاریخ رضا" گوہر کانِ مسعود

جب بھی تاریخ رضا لکھنے کو اٹھے گا کوئی
راہ دکھلائے گا ہر اک کو نشانِ مسعود

مفتیٔ اعظم دہلی کا مُبارک فرزند
برگزیدہ ہو جہاں میں تری جان مسعود

تو نے صیقل کیا آئینہ رضویت کو
شک شکن، ریب ربا تیرا بیانِ مسعود

کاش ملت کے جوانوں کا بنے سنگِ میل
بدرؔ عمل گاہ میں ہر نقش و نشانِ مسعود

۲۹ جون ۱۹۹۳ء

ہالینڈ

Marfat.com

(بحضور مسعودِ ملت ڈاکٹر پروفیسر محمّد مسعود احمد نقشبندی مجدّدی مدظلہ العالی)

(پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش، صدر شعبۂ اردو، ایس اے ایل گورنمنٹ ڈگری کالج،
(میرپور خاص، سندھ)

حضرت مسعودِ ملّت، افتخارِ سُنیّت
پیکرِ حُسنِ عمل، سرمایۂ روحانیت
شخصیّت ہے آپ کی علمِ طریقت کی کتاب
آپ ہیں گویا دبستانِ شریعت کا نصاب
آپ ہیں علم تصوف کے وہ بحرِ بیکراں
آپ سے ہے نقشبندی فیض کا دریا رواں
آپ کا سایہ مریدوں پر ہے گویا سائباں
آپ کی محفل میں ہوتا ہے بہاروں کا سماں
آپ ہیں اسرارِ علمِ معرفت کے رازدار
آپ کے طرزِ طریقت کا شریعت پر مدار
آپ کی تلقین ہے اک جادۂ منزل نشاں
آپ کی تبلیغ ہے اک دفترِ حُسنِ بیاں
بارشِ نُورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت، محبت تا ابد قائم رہے
شیخ احمد کے گلستاں کے گُلِ تر آپ ہیں
کاوشِ خستہ کو غم کیا، بندہ پرور آپ ہیں

مشمولات

۱۔ حرفِ آغاز

۲۔ تقدیم مولانا جاوید اقبال مظہری

۳۔ اختصاص قرآن حکیم

۴۔ اختصاص سیرت پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام

۵۔ اختصاص حضرت مجدّد الف ثانی نوّر اللہ مرقدہ'

۶۔ اختصاص میر سیّد علی قادری غمگین دہلوی علیہ الرحمہ

۷۔ اختصاص امام احمد رضا قدّس سرّہ' العزیز

۸۔ اختصاص مفتیِ اعظم شاہ محمّد مظہراللہ نقشبندی مجدّدی دہلوی علیہ الرحمہ

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و مجدہ کا بڑا عظیم احسان ہے کہ اس نے اپنی تمام مخلوقات میں ہمیں اشرف یعنی انسان بنایا، پھر تمام اقوام میں افضل یعنی مسلمان بنایا، پھر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار اور اپنے پیارے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثناء کثیراً کثیرا کا غلام بنایا
فذلک یوتیہ من یشاء
یہ سب مولیٰ تعالیٰ کے محض فضل و کرم کے طفیل ہے و گرنہ ہم تو ایک سانس کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احقر یہاں حضرت مسعود ملت سے اپنی گرویدگی اور وابستگی کی بھی کچھ تفصیلات پیش کردے۔ قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید عنایتہ سے تعلق تو ان کی تحریروں کے سبب ہوا۔ سن شعور سے جب مطالعہ کی دنیا میں آیا تو ان کی تحریروں میں محبت و رافت کے دریا موجزن پائے۔ پھر تو ان کی تحریروں کی جستجو رہنے لگی۔ جہاں کہیں سے ان کی تحریر ملنے کی آس ہوئی محصول کی کوشش کی۔

ان کے نام کے ساتھ لفظ "پرنسپل" پڑھا تو خیال یہ آیا کہ کوئی سوٹڈ بوٹڈ ٹائی بردار شخص ہوگا۔ میرا ذوق و شوق دیکھ کر علامہ اختر شاجہان پوری علیہ الرحمہ (م۔ ۲۸ جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء) مسکرائے اور دریافت کیا "کہیں مرید ہو؟" میں نے کہا کہ "نہیں، ہر طرف تو اب دکان داریاں ہیں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے"۔۔۔ فرمانے لگے۔ "اور سب سے بڑھ کر ایمان کی دولت پر بڑے مکر و فریب سے ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت سب سے ضروری ہے"۔ میں نے کہا "بجا فرمایا، یہی دیکھ کر تو میں سرکار غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کی ارادت مندوں میں شامل ہوا ہوں"۔ کہنے لگے "وہ کیسے؟" میں نے عرض کیا "حضرت اوائل عمری سے سرکار غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا والہ و شیدا ہے۔ ان کے خوارق و کرامات اور حیران کن حالات سے بڑا متاثر ہوں۔ کچھ پڑھا بھی ہے، کچھ سنا بھی ہے کہ ان کی بارگاہ الٰہ میں بڑی رسائی تھی اور دل میں حسرت تھی کہ کاش سرکار غوث پاک رحمتہ اللہ علیہ کا زمانہ پاتے تو ان کے دست حق پرست پر بک جاتے اور پھر سرکار غوث پاک نے اپنے ہر مرید کی بخشش کا ذمہ لیا ہے۔۔۔ اور اس دوران کہیں مطالعہ میں یہ بھی آیا کہ کسی نے سرکار

Marfat.com

غوث پاک سے دریافت کیا کہ سرکار! اگر کوئی آپ کا زمانہ نہ پائے اور وہ آپ کا مرید بھی ہونا چاہے تو کیا کرے"؟ فرمایا "وہ بھی ہمارا مرید ہے اور اس کی بخشش ہمارے ذمہ ہے"۔ اس پر احقر غائبانہ طور پر سرکار غوث مآب کا مرید ہوا ہے"۔ یہ سب سن کر علامہ صاحب میری محبت ' ذوق و شوق اور کمال احتیاط پر خوش ہوئے اور فرمانے لگے۔ "یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ظاہری طور پر بھی بیعت کا اہتمام کرنا ضروری ہے"۔ میں نے کہا "مجھے تو کہیں بھی کوئی ایسا نظر نہیں آتا جس کے دامن سے لگ کر آدمی عاقبت کا سودا کر لے۔ بڑی بڑی گدیاں ہیں۔ لیکن صاحب مزار کی تعلیمات سے کھلے عام صرفِ نظر ہو رہا ہے۔ جس مقصد کے لئے عمر بھر وہ صاحب مزار سرگرم عمل رہے ' سب اس کے الٹ کیا جا رہا ہے ــــــ اب تو کیفیت یہ ہو گئی ہے کہ شیروں کا شکار گیدڑ کھا رہے ہیں" ــــــ علامہ صاحب نے کہا۔ "اب ایسا بھی نہیں کہ دنیا اللہ کے نیک بندوں سے بالکل خالی ہو جائے ــــــ میرے پیر زادے حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی ' جن کی تحریروں کے تم دیوانے ہو' ان سے مل لینا ــــــ اگر دل آواز دے تو بیعت ہو جانا۔ کم از کم وہاں دکانداری نہیں ــــــ ایمانداری ہے ــــــ غمگساری ہے ــــــ دلداری ہے ــــــ انشاء اللہ ان سے مل کے تم مایوس نہیں ہو گے ــــــ وہ جب بھی لاہور تشریف لائے تو تمہیں بتلاؤں گا۔ یہ اوائل ۸۶ء کی بات ہے۔

دریں اثناء علامہ صاحب نے بتلایا کہ حضرت مسعود ملت لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ کچھ تحریروں سے جی مشتاق تھا ' کچھ علامہ صاحب کی باتوں سے اشتیاق تھا۔ جولائی ۱۹۸۸ء میں حضرت صاحب لاہور تشریف لائے تو ۱۳ تاریخ کو علامہ صاحب کے گھر پر رونق افروز ہوئے۔ علامہ صاحب کے ہاں زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا اور گفتگو کا اعزاز بھی ــــــ زیارت پر "پرنسپل" کا پہلا تصور تو محو ہو گیا۔ البتہ نقش ثانی ان کی تحریروں کا بھرپور عکاس تھا۔ سفید شلوار کرتا زیب تن کئے ' سیاہ شیروانی ' سر پر سیاہ جناح کیپ ' سنہری تار والا چشمہ لگائے ' باریش ' بڑی پروقار شخصیت کہ۔

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے

مختلف موضوعات پر بات چلتی رہی۔ علامہ صاحب سلسلہ کلام کو بڑھاتے رہے ــــــ اس وقت مرکزی مجلس امام اعظم کے صدر حاجی محمد اقبال چوہدری (جو حضرت مسعود ملت کی نگہ التفات سے صوفی اقبال ہوئے) ' سیکرٹری جنرل محمد رفیق ' فنانس سیکرٹری پرویز اقبال بٹ ' راقم

Marfat.com

السطور اور علامہ صاحب کے صاحبزادے غلام مصطفیٰ خان موجود تھے۔ نشست کے اختتام پر حاجی محمد اقبال صاحب' غلام مصطفیٰ خان اور ان کی بڑی ہمشیرہ بیعت ہوئے۔ بعد میں چھوٹے بچوں کو بھی بیعت کیا۔

اگلے روز بعد نماز مغرب ۱۴ جولائی ۱۹۸۸ء / ۲۹ ذیقعد ۱۴۰۸ھ بروز جمعرات حکیم محمد عمر قریشی مظہری علیہ الرحمہ کے دولت کدے (جہاں زیب بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن) پر محفل میلاد تھی۔ پہلے تو نعت خوانی ہوئی اور حیرت افزا بات یہ کہ نعت خوانوں نے صرف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ (۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء تا ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) کا ہی کلام سنایا۔ پھر حضرت مسعود ملت نے **الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** کے موضوع پر اپنے گراں مایہ خیالات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ دورانِ خطاب حضرت مفتیٔ اعظم ہند شاہی امام مسجد فتح پوری حضرت العلامہ شاہ محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ (۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) کے کمالات بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "ان کا عدیم المثال کارنامہ بھی تو قبلہ والد محترم ہی کی کرامت ہے" ـــــ پھر واقعہ بیان فرمایا کہ "۱۹۵۷ء میں اختر صاحب ملتان میں اپنے سسرال میں جا کر انفلوائنزہ کا شکار ہو گئے۔ متواتر بیس پچیس روز مسلسل بخار آتا رہا اور تین چار روز پہلے سے یہ حالت ہو گئی تھی کہ جو بھی کھاتے پیتے' سب قے ہو جاتی۔ مرض کے آخری ایام میں علامہ صاحب کے دل میں ایک روز یہ بات جم گئی کہ اب زندگی پوری ہو چکی اور اپنے حصے کا رزق ختم ہو گیا ہے ـــــ اسی روز رات کے پچھلے پہر انہیں اپنے پیرو مرشد مفتی محمد مظہراللہ قدس سرہ العزیز کی زیارت ہوئی۔ حضرت نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا "برخوردار! جس بات کا تمہیں خدشہ ہے' ابھی وہ وقت نہیں آیا' ابھی تو تم سے کتنے ہی کام لینے ہیں" ـــــ پھر ارشاد ہوا کہ بیدار ہونے پر اختر صاحب حیران تھے کہ میں تو کسی بھی نمایاں کام کو کرنے کا اہل نہیں ہوں' دریں حالات مجھ سے ایسے کون سے کام لئے جا سکتے ہیں؟ ـــــ اس خواب سے علامہ صاحب پر تین کرامتوں کا ظہور ہوا:۔

- بیداری پر مرض جاتا رہا
- تراجم کتب احادیث کی نوید سنائی گئی
- مرشد برحق کی زیارت سے مشرف ہوئے

بہر حال جب علامہ صاحب کے ہاتھوں دین متین کی قلمی خدمت کا سلسلہ شروع ہوا اور

Marfat.com

پاک و ہند میں امتیازی حیثیت حاصل کر گیا تو اس ارشاد کی تعبیر کھلی کہ یہی وہ کام تھے جو ان کے مرشد برحق نے ان سے لینے تھے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتے ہزاروں کی تقدیر دیکھی

قبلہ پروفیسر صاحب کے خطاب مستطاب کے بعد علامہ صاحب نے بھی اسی موضوع پر اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں بیعت کے خواہاں حاضر خدمت ہوئے۔ احقر کے علاوہ گنگا رام ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن، ان کے صاحبزادے ڈاکٹر عامر خلیل (آئی سپیشلسٹ) اور میرے پیارے دوست برادرم جناب محمد فاروق عزمی صاحب تھے ۔۔۔ میں نے عرض کیا کہ "میں تو سلسلۂ قادریہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ (علامہ صاحب سے معلوم ہوا تھا کہ حضرت مسعود مآب کو سلسلۂ عالیہ قادریہ میں بھی اجازت و خلافت حاصل ہے)۔ حضرت مسعود مآب نے ارشاد فرمایا "میں تو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ میں بیعت کرتا ہوں"۔ جی بڑا ملول ہوا پھر دفعتاً "خیال آیا کہ جو مل رہا ہے، غنیمت جان کر اس سے دامن بھر لو، شاید اس میں کوئی حکمت پنہاں ہو ۔۔۔ لپک کے آگے بڑھا اور بیعت والے رومال کو تھام لیا اور یوں حضرت مسعود ملت کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوا اور زندگی کے ایک نئے باب 'بابِ نسبت' کا آغاز ہوا۔

جب تک بکے نہ تھے، کوئی پوچھتا نہ تھا
آپ نے خرید کر انمول کر دیا

حلقۂ ارادت میں شامل ہوا تو آپ کے حوالے سے پہچان ہونے کی خواہش مچلنے لگی اور ڈرتے ڈرتے قلم تھامنے کی کوشش کی۔

وہ آئے بزم میں اتنا تو میر ہم نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

ہاں ایک ایسا چراغ روشن ہوا جس کی روشنی، جس کا جمالِ جہاں آراء ان تمام چراغوں سے فزوں تر تھا۔

ان دنوں میں مرکزی مجلس امام اعظم میں کام کر رہا تھا ۔۔۔ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے تحریر کا آغاز آپ کے آثار علمی کا اشاریہ مرتب کرنے سے کیا۔ اس کی مکمل تفصیل تو احقر کی کتاب "منزل بہ منزل" (مطبوعہ انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد سندھ ۱۹۹۱ء) کے پیش لفظ میں

ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ "منزل بہ منزل" کو اشاریۂ مسعودِ ملت کہا جا سکتا ہے۔

حضرت مسعود ملت نے اپنے سفر نگارش کا آغاز ۱۹۵۱ء میں اسلام کی تعلیمات پر مبنی ایک انگریزی کتاب "ISLAM AT THE CROSS ROAD" کے ترجمہ سے کیا جس کا عنوان "اسلام دوراہے پر" تھا۔ اسے لیوپولڈ اسد نے تحریر کیا تھا۔ ترجمے کی ایک دو قسطیں شاید ماہنامہ پاسبان (الہ آباد) میں بھی شائع ہوئی تھیں --- اب یہ سلسلہ ماہ و سال کی مسافتیں طے کرتے ہوئے دسمبر ۱۹۹۳ء تک آپہنچا ہے، اس ماہ تک حضرت کی آخری تحریر بھی دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شارحین اور عشق رسول پر مبنی ہے یعنی علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب نے "حدائق بخشش" کی شرح لکھی اور عشق کی اس تفسیر پر حضرت مسعود ملت نے تقدیم رقم فرمائی اور اب جس کام میں مصروف ہیں وہ "حدائقِ بخشش" کا حسین انتخاب اور اس کی تدوین و تزئین ہے۔

حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی علیہ الرحمہ (م۔ ۲ر دسمبر ۱۹۹۳ء/ ربیع الاخر ۱۴۱۴ھ) مقدمہ "القول الجلی فی ذکر آثار الولی" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۱ء ص ۸۹۔ ۹۰) میں رقم طراز ہیں:۔

"ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے --- اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے وہ جبریل (علیہ السلام) کو بلا کر کہتا ہے۔ "مجھ کو فلاں بندے سے محبت ہے تم اس سے محبت کرو" --- چنانچہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے محبت فرماتے ہیں اور پھر وہ آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ پاک کو فلاں سے محبت ہے، تم سب اس سے محبت کرو" --- چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں --- **ثم یوضع لہ القبول فی الارض** --- پھر زمین میں اس کے لئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے --- یعنی زمین پر رہنے والوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ دل خود بخود اس کی طرف مائل ہوتے ہیں، سورۂ مریم کے آخر میں ہے، --- "جو یقین لائے، اور کی ہیں نیکیاں، ان کو دے گا رحمٰن محبت" --- یعنی اللہ ان سے محبت کرے گا، یا ان کے دل میں اپنی محبت پیدا کرے گا یا خلق کے دل میں ان کی محبت پیدا کرے گا --- ایسے برگزیدہ بندوں کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے پھر ان کے دل خود بخود اس محبوب بندے کی طرف جھکتے ہیں"۔

Marfat.com

اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اقوامِ عالم میں حضرت مسعود ملت کی طرف ان گنت دل جُھک رہے ہیں۔ وہ تو ہیں ہی جوان کے حلقۂ ارادت میں ہیں، وہ بھی لپک رہے ہیں جو حلقۂ ارادت میں نہیں ہیں، مگر قدرِ مشترک صرف اور صرف محبت ہے۔ وہ محبت جس کے پس منظر میں مجاز کارفرما نہیں، وہ محبت جس کے پیش منظر میں بھی مجاز کا گزر نہیں --- اس محبت کا خمیر، اس محبت کی اساس آفاقی ہے، جو لازوال ہے، حضرت مسعود ملت نفاست، لطافت، ملاحت اور صباحت کا ایسا حسین امتزاج ہیں جنہیں بلاشبہ ملکوتی کہکشاؤں کا سنگم کہا جا سکتا ہے۔ جس طرح ان کی تحریر میں رکھ رکھاؤ ہے، جس طرح ان کی تقریر میں رچاؤ ہے --- بالکل اسی طرح ان کی تصویر میں محبت کا پھیلاؤ ہے --- وہ محبت جو ورثۂ انبیاء بھی ہے اور ترکۂ اولیاء بھی --- متاعِ اصفیاء بھی ہے اور زادِ ازکیاء بھی --- ان کی زندگی کا ایک ہی نصب العین ہے۔

میرا پیام محبت ہے جہاں تک پہنچے

اسی پیامِ محبت کی نشر و اشاعت کے لئے انہوں نے قلم و قرطاس کا ازلی رشتہ استوار کیا اور تقریباً ۲۰۔۲۵ علوم و فنون سے متعلق متنوع موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ مثلاً یہ علوم و فنون:-

قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، سیرت، سوانح، تاریخ، اخلاقیات، عقائد، فلسفہ، اردو شاعری، اردو مکتوب نگاری، فارسی شاعری، انشائیہ، لسانیات، تنقیدات، کتابیات، تقویم، اقتصادیات، معاشیات، سیاسیات، فلکیات، نفسیات وغیرہ وغیرہ۔

جس سمت آگئے ہو سکے جما دیئے ہیں

آپ کسی موضوع پر حضرت مسعود ملت کی کوئی بھی تحریر اٹھا کر دیکھ لیں۔ بارگاہِ ربوبیت ہو یا بارگاہِ رسالت، یا بارگاہِ ولایت --- ادب و احترام کا جو سلیقہ، جو قرینہ ان کے ہاں پایا جاتا ہے، انہی کے لئے خاص ہو کے رہ گیا ہے۔ بلکہ یوں کہئے کہ حضرت مسعود ملت ادب کی علامت ہیں۔

حضرت مسعود ملت نے بعض موضوعات پر تخصص حاصل کیا اور کام کو بہت آگے بڑھایا۔ قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر سے متعلق مقالہ ڈاکٹریٹ اور حضرت محمد الرسول صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی سیرت پاک کے علاوہ مندرجہ ذیل شخصیات کے حالات، افکار اور علمی خدمات پر سیر حاصل لکھا ہے:-

- حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ
- میر سید علی غمگین شاہجہان آبادی علیہ الرحمہ

Marfat.com

○ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

○ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ

پیش نظر کتاب میں مندرجہ بالا تخصصات کو ذرا تفصیل سے بیان کیا جا رہا ہے۔ اسے بلاشبہ "اشاریۂ تخصصات" کہا جا سکتا ہے۔ مطالعہ پر یقیناً زبان حال کہہ اٹھے گی۔

دُنیا! ترے قرطاس پہ کیا چھوڑ گئے ہم
اک حُسن بیان، حُسن ادا چھوڑ گئے ہم
ماحول کی ظلمات میں جس راہ سے گزرے
قندیلِ محبت کی ضیاء چھوڑ گئے ہم

آج میں جہاں کھڑا ہوں بلاشبہ حضرت مسعود ملت کی نگہ التفات اور خصوصی عنایات کے طفیل ہے۔ ہر آنے والا دن ان کے کرم کی بارش سے خوب نواز رہا ہے۔ اور میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے لوگ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے جانتے ہیں خواہ اندرون ملک کے احباب ہوں یا بیرون ملک کے واقفانِ حال --- حضرت مسعود ملت کے حوالے سے جب بھی اور جہاں بھی کام کی بات ہوگی، اس خاکسار کا نام بھی ضرور آئے گا۔ اور یہ خود ستائشی نہیں بلکہ تحدیثِ نعمت ہے اور میرے ولیٔ نعمت کی توجہات کا صدقہ، میرے مرشدی و مولائی کی کمال شفقت کا ثمرہ، وگرنہ من آنم کہ من دانم۔

اس تحریر کا مقصد وحید بارگاہ مسعود مآب میں خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر تمام معاونین کا ممنون ہے بالخصوص برادرم ملک محمد سعید مسعودی صاحب کا، جو ادارۂ مظہر اسلام کے روحِ رواں ہیں اور جن کی محبت اور اخلاص اور پیہم کوششوں کے باعث احقر کی مساعی منظر عام پر آسکیں۔

مولیٰ تعالیٰ احقر کی اس مخلصانہ کوشش کو اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے طفیل مقبول و مشکور فرمائے۔ اور دارین میں احقر کے لئے سندِ نجات بنائے۔ اللھم ربنا آمین۔ بجاہ سید المرسلین والحمد للہ رب العلمین

۳ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ
۱۷ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک

معرفت
ماڈرن پلاسٹک سٹور
A/۱۱۱-E- پیر کالونی- والٹن
لاہور کینٹ- کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

خاکپائے صاحبدلاں
محمد عبد الستار طاہر

تقدیم

باسمہٖ تعالیٰ

حضرت مسعود ملت علم و آگہی کے ایسے سمند رہیں کہ جس میں غوطہ زن ہونے والے بھی علم و آگہی کے موتیوں سے لبریز نظر آتے ہیں۔ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب اپنے پیرو مرشد حضرت مسعود ملت کی محبت میں غرق ہو کر علم و عرفان کے موتیوں کو تلاش کرتے ہیں اور اس کو سینہ قرطاس کی زینت بنا کر اہل علم کے سامنے پیش کرتے ہیں' آپ کے شب و روز اپنے مرشد کریم کی علمی و تحقیقی خدمات کو تلاش کرنے اور اس کو مرتب کرنے میں صرف ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ احقر نے حضرت مسعود ملت سے عرض کیا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحان و تعالیٰ نے برادرم عبدالستار طاہر صاحب کو آپ پر تحقیق کے لئے پیدا فرمایا ہے" یہ سن کر حضرت مسعود ملت نے تبسم فرمایا۔

بلاشبہ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب کے لئے اپنے مرشد کریم کی یہ خدمت ایک بڑا اعزاز ہے۔ حضرت مسعود ملت کی سوانح پر اب تک پاک و ہند میں تقریباً ۲۰ کتب و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ جنہیں "تذکار مسعود ملت" کے عنوان سے موصوف مرتب کر چکے ہیں۔ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب نے حضرت مسعود ملت پر دیگر سوانحی کتب و مقالات رقم فرمائے ہیں۔ ان میں۔

- ☆ منزل بہ منزل (مطبوعہ انٹرنیشنل پبلی کیشنز' حیدر آباد' سندھ)
- ☆ افاضات مسعودی (غیر مطبوعہ)
- ☆ حضرت مسعود ملت اور رضویات (مطبوعہ مئی ۱۹۹۴ء رضا اکیڈمی' لاہور)
- ☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام چوہدری عبدالعزیز کے خطوط (غیر مطبوعہ)
- ☆ آئینہ رضویات جلد دوم (مطبوعہ ۱۹۹۳ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی)
- ☆ امام احمد رضا پر تحقیق کا آغاز اور ارتقا ـــــ حضرت کے نام مکتوبات کے آئینے میں (غیر مطبوعہ)

وغیرہ شامل ہیں۔ ایک بسیط سوانح "آئینہ ایام" کے نام سے زیر تدوین ہے۔ جس میں مختلف قلمکار شریک ہیں مگر برادرم محمد عبدالستار طاہر نے اس کے زیادہ تر ابواب مرتب کئے ہیں یہ سوانح ۵۰۰ صفحات سے زیادہ ہوگی (انشاء اللہ)۔ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب نے اپنے

Marfat.com

مرشد کریم کے سمندر علم سے کچھ اور قیمتی موتی تلاش کئے ہیں اور ان موتیوں کو" تخصصات حضرت مسعود ملت" کے حسین و جمیل گجروں کی صورت میں مرتب فرمایا ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو جن عنوانات سے سنوارا ہے اس کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے کس قدر محنت کے ساتھ اس قیمتی علمی اثاثے کو صفحہ قرطاس کی زینت بنایا ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب " تخصصات حضرت مسعود ملت" کے علمی سفر کے مستند مآخذ کے طور پر سامنے آئی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس کتاب کو:۔

☆ اختصاص قرآن حکیم

☆ اختصاص سیرت پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام

☆ اختصاص حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ

☆ اختصاص میر سید علی قادری غمگین دہلوی علیہ الرحمہ

☆ اختصاص امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اور

☆ اختصاص مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ نقشبندی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ سے مزین فرمایا ہے۔

فاضل مؤلف نے یہ تحقیقی کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے بلکہ عشق و محبت، علم و فضل، عرفان و آگہی اور نور و نکہت کی تاریخ رقم کی ہے۔ یوں تو ساری دنیا حضرت مسعود ملت کی علمی و روحانی قدر و منزلت کی معترف ہے تاہم فاضل مؤلف کی اس کوشش سے ساری دُنیا کے اہل علم کو حضرت مسعود ملت کی شخصیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوں گی بالخصوص "عندلیبانِ باغ مسعودیہ مظہریہ" بھی فیض یاب ہوں گے۔ حضرت مسعود ملت کے حوالے سے برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب کی اب تک کی خدمات اور آئندہ کے عزائم کو دیکھتے ہوئے یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے کہ برادرم محمد عبدالستار طاہر صاب کی شخصیت در حقیقت "ادارۂ تحقیقاتِ حضرت مسعودِ ملت" ہے۔

مولیٰ تعالیٰ فاضل مؤلف برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب کی اس دینی و علمی خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے وجود کو الفتِ مرشد سے آباد رکھے تاکہ اس الفت و محبت کی بدولت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل عشق حاصل ہو۔ آمین!

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست

Marfat.com

بحر بر در گوشہ دامان اوست

۱۱رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ
۲۲فروری ۱۹۹۴ء

احقر العباد
جاوید اقبال مظہری نقشبندی مجددی
نائب صدر
☆ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

اختصاص

قُرآنِ حکیم

۱۹۶۱ء تا ۱۹۹۴ء/ ۱۴۱۴ھ

Marfat.com

نقش قرآن تادریں عالم نشست
نقش ہائے کاہن وپا پا شکست
فاش گویم آنچہ دردل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

قرآن حکیم یوں تو ہر مسلمان کی جان و ایمان ہے اور ہر مسلمان کے دین کی اساس بھی، لیکن حضرت مسعود ملت کے خاندانی اکابر کا محور فکر ہی قرآنِ کریم اور صاحبِ قرآن کی تعلیماتِ عالیہ رہا۔ انہوں نے جس ماحول میں آنکھ کھولی، فضائے بسیط میں اسی صحیفۂ محبت و اطاعتِ رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے گل ہائے رنگا رنگ اپنی عجب بہار دکھلا رہے تھے، نغماتِ الٰہیہ کی گونج تھی اور ارشاداتِ ربانی کی باز گشت، جو اس نابغۂ روزگار کی سیرت و کردار کی تعمیر کر رہی تھی۔

قرآنِ حکیم سے خاندانِ مظہری کا تعلق:۔ خاندانِ مظہری کو قرآن حکیم سے جو خاص تعلق اور نسبت ہے، آیئے آپ کو اس کی ایک جھلک دکھلائیں۔

☆ حضرت مسعود ملت کے والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ کی ننھیال ریاست **جھجھر** (بھارت) کے مشہور و معروف "خاندانِ **حافظاں**" سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ اور دودھیال علماء و مشائخ کے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔

☆ حضرت مسعود ملت کے والد ماجد متبحّر عالم اور جلیل القدر عارف بھی تھے اور بے مثل قاری و حافظ بھی ۔۔۔ مسجد جامع فتح پوری دہلی کے شاہی امام تھے۔ جہری نمازوں میں قرأت سننے کے لئے دور دور سے نمازی آتے تھے ۔۔۔ جو ایک بار قرأت سن لیتا پھر کبھی نہ بھولتا۔ صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان کے لوگوں کو بھی وہ سنہری قرأت اب تک یاد ہے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے فیض سے بہت سے طلباء حفظ قرآن

Marfat.com

کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے قرآن حکیم کا ترجمہ بھی کیا تھا جو تقریباً نصف صدی قبل دہلی سے شائع ہوا تھا --- اب ضیاء القرآن پبلی کیشنز' لاہور اس ترجمہ کو چھاپنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان میں تین صاحبزادگان اور ایک فرزند نسبتی علم و فضل کے ساتھ حافظ و قاری بھی تھے۔ ان کے فیض سے سینکڑوں طلباء قرآن اور حفظ قرآن و قرأت کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

☆ اس وقت پاک و ہند میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے تقریباً دس پوتے علوم جدیدہ و قدیمہ سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ حافظ قرآن اور قاری بھی ہیں۔ ایک پوتے قاری حافظ محمد ظفر احمد صاحب (ابن علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ) تو ملک کے مایہ ناز قاری ہیں۔ کنزالایمان کے ترجمہ قرآن کے ساتھ پورے قرآن حکیم کی انہوں نے تلاوت فرمائی جو کیسٹوں میں محفوظ ہے۔ مولانا حمزہ علی قادری نے نہایت ہی رواں ترجمہ پڑھا ہے۔

قرآنِ حکیم سے حضرت مسعودِ ملت کا تعلق:۔

☆ حضرت مسعود ملت نے پورا قرآن حکیم حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

☆ درس نظامیہ میں تعلیم کے دوران قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر وغیرہ پڑھا۔ مگر باقاعدہ مطالعہ کا آغاز اس وقت ہوا جب ۱۹۶۱ء میں قرآن کریم کے اردو تراجم و تفاسیر پر تحقیق شروع کی۔

☆ آپ کے استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے ڈاکٹریٹ کے لئے یہ عنوان تجویز کیا۔

"اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر --- ایک تاریخی جائزہ"

Marfat.com

۱۹۶۱ء میں بی۔ فل میں رجسٹریشن ہوا۔ اس سلسلے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کو مطلع کیا گیا تو جواباً فرمایا:

"جو موضوع تم نے منتخب کیا ہے اس میں دینی خدمت نظر نہیں آتی' قرآن حکیم کی ایسی خدمت اگر کرتے تو بہتر ہوتا جس میں تبلیغی جھلک ہوتی" (۱)--- (ستمبر ۱۹۵۸ء از دہلی)

تقریباً دو سال بعد کتابیات اور خاکہ مرتب کر لیا تو ۱۹۶۳ء میں اس تحقیق کے لئے بی۔ فل سے ڈی۔ فل میں تحقیق کی اجازت دی گئی۔ ۱۹۶۴ء میں تحقیق کو آگے بڑھایا تو پاکستان' ہندوستان اور انگلستان کے ۶۱ کتب خانوں سے بلا واسطہ اور بالواسطہ استفادہ کیا گیا اور ۱۹۶۵ء تک تسوید کا کام ختم ہوگیا یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء سے تبییض کا کام شروع ہوا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں ختم ہوا --- اس تحقیق کے دوران مجموعی طور پر ۶۰۰ کتب زیر مطالعہ آئیں۔ جن میں ۳۹۰ تفسیر قرآن پر' ۱۰۰ کتب ترجمۂ قرآن اور ۱۱۰ دوسری کتب شامل تھیں --- ۱۹۷۰ء میں مزید تحقیق کے بعد مقالہ پیش کیا جو فل اسکیپ سائز کے ٹائپ شدہ ۸۲۶ صفحات سے بڑھ کر تقریباً ایک ہزار صفحات تک پہنچ گیا۔ سندھ یونیورسٹی' حیدر آباد سندھ سے اس مقالے پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی۔

مقالۂ ڈاکٹریٹ کی ترتیب اس طرح سے ہے:۔

○ پیش لفظ اور فہرست وغیرہ کے بعد مقدمہ ہے جس میں قرآن کریم کی حقانیت اور صداقت کو ظاہر کیا گیا ہے اور قرآن عظیم سے متعلق تمام تراجم و تفاسیر کا بالاستیعاب جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد اصل مقالہ شروع ہوتا ہے۔

○ پہلا باب دسویں اور گیارہویں صدی کی تفاسیر پر مشتمل ہے --- تفسیر سے مقالہ کا آغاز اس لئے کیا گیا کہ فارسی اور عربی کی طرح اردو میں بھی علوم قرآنیہ کا آغاز خالص ترجموں سے نہیں بلکہ جزوی اور کامل تفاسیر سے ہوا ہے۔ ابتدائی تفاسیر میں بعض کو تشریحی تراجم کہا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ مولف نے ان کو تفاسیر سے تعبیر کیا ہے اس لئے اس مقالہ میں بھی ان کو

Marfat.com

تفاسیر کے تحت شامل کیا ہے۔

○ دوسرے باب میں بارہویں صدی ہجری کی تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ تمام تفاسیر شاہ عبدالقادر علیہ الرحمہ کی "موضح قرآن" (۱۲۰۵ھ) سے پہلے لکھی گئی ہیں۔

○ تیسرے باب میں تیرہویں صدی ہجری کی تفاسیر کا جائزہ لیا ہے۔

○ چوتھے باب میں چودہویں صدی ہجری کی تفاسیر کو شامل کیا ہے۔ چونکہ یہ باب طویل ہو رہا تھا' اس لئے اس میں صرف ۱۳۰۱ھ تا ۱۳۴۰ھ کی تفاسیر کا ذکر کیا ہے۔

○ پانچویں باب میں ۱۳۴۱ھ سے ۱۳۸۵ھ کی تفاسیر کا جائزہ لیا گیا ہے۔

○ چھٹے باب میں مختلف مکاتیب فکر اور ان کی تفاسیر کا جائزہ لیا ہے۔

○ ساتویں باب میں عصر جدید کے مفسرین اور ان کے مفسرانہ اور ادیبانہ رنگ کو بیان کیا گیا ہے۔

○ آٹھویں باب میں تیرہویں ہجری کے خالص اور مکمل ترجموں کا جائزہ لیا ہے۔ (اس صدی میں بعض تراجم تفاسیر کے ساتھ بھی ہوئے ہیں)

○ نویں باب میں چودہویں صدی ہجری کے تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے۔

○ آخر میں ان کتب خانوں کی ایک فہرست دے دی گئی ہے جہاں سے دوران تحقیق بلا واسطہ یا بالواسطہ استفادہ کیا گیا۔

○ اس کے بعد کتابیات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حروف تہجی کی ترتیب سے تفاسیر کی فہرست دی ہے۔ پھر تراجم کی۔ ان تفاسیر و تراجم میں وہ تفسیریں اور ترجمے بھی شامل کر لئے گئے ہیں۔ جو دوران تحقیق علم میں آگئے لیکن موانعات اور دشواریوں کی وجہ سے مطالعہ نہ کیا جا سکا۔ یہ اس لئے کیا گیا تاکہ تراجم و تفاسیر کی فہرست اپنی جگہ جامع اور مکمل ہو —— تیسری فہرست ان کتابوں کی ہے جو تفسیر اور ترجمے کے علاوہ مطالعہ میں آئیں۔ ۱۹۶۶ء میں مقالہ مکمل ہونے کے بعد پھر تحقیق کی گئی اور ۱۹۶۹ء تک کی معلومات پر مشتمل ایک وقیع ضمیمہ تیار کیا۔

☆ حضرت مسعود ملت نے ۱۹۹۳ء میں سندھ یونیورسٹی' حیدر آباد سندھ میں منعقدہ —— "آل پاکستان اسلامک اسٹڈیز کانفرنس" —— میں شرکت کی اور "بارھویں صدی ہجری کے اردو قرآنی تراجم" پر مقالہ پڑھا۔ یہ مقالہ بعد میں "انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بمبئی" کے سہ ماہی مجلّے "نوائے ادب" شمارہ ۱۹۹۳ء میں شائع ہوا۔

☆ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی جس آروز کا اوپر ذکر کیا گیا اس کی تکمیل ۲۶ برس بعد ہوئی —— جو "آخری پیغام" کی صورت میں جلوہ گر ہوئی ——

حضرت خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی دامت برکاتم العالیہ (مرشد آباد' پشاور) کی سرپرستی میں "مدینہ قرآن کمیٹی' لاہور" نے "عجائب القرآن" کے عنوان سے قرآن حکیم کا ایک ایسا نادر نسخہ تیار کروایا' جسے پاکستان کے بین الاقوامی شہرت یافتہ خطاط خورشید عالم گوہر رقم نے کتابت کیا۔ یہ قرآن حکیم آجکل فیصل مسجد' اسلام آباد میں زائرین کے لئے رکھا ہوا ہے —— اس سے متعلق چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

○ اس نسخہ میں سینکڑوں قرآنی رسم الخطوط استعمال کئے گئے جو گزشتہ چودہ صدیوں میں ایجاد ہوئے۔

○ اس کا طول تقریباً تین فٹ' عرض دو فٹ اور وزن ۴۰ من سے کچھ زیادہ ہے۔

○ اس عظیم خطی قرآن حکیم پر خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی کی فرمائش پر حضرت مسعود ملت نے مبسوط مقدمہ قلم بند کیا۔

○ اس مقدمہ کی تدوین کا آغاز ربیع الاول ۱۴۰۴ھ / دسمبر ۱۹۸۳ء میں ٹھٹھہ' سندھ میں کیا گیا —— اور ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / دسمبر ۱۹۸۴ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

○ اس مقدمہ کی تحریر کے لئے قرآن حکیم کا خصوصیت سے مطالعہ کیا گیا —— خود قرآن سے قرآن کے تعارف کے لئے آیات کو یکجا کیا گیا —— اس کے بعد کتب احادیث و تفاسیر اور دوسری بہت سی کتابوں سے مواد اکٹھا کیا گیا —— کوشش یہ کی گئی کہ قرآن حکیم کے تمام ضروری پہلو

Marfat.com

مقدمہ میں آجائیں۔

○ حضرت مسعود ملت اسی مقدمہ کے تعارف "حرف اول" میں رقم طراز ہیں:۔

"حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کی یہ دعا میری رفیق سفر رہی --- "مولیٰ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے" --- اور پردہ غیب سے ایسی مدد ہوتی رہی جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور سجدہ شکر بجالاتا تھا --- ایک انسان جو کسی لائق نہیں اس کو اس لائق کر دینا کہ وہ قرآن جیسی عظیم کتاب پر مقدمہ لکھنے کی ہمت کرے، یہ اسی دعا کا ثمر شیریں ہے ---"

○ یہ مقدمہ خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی اور سرہند پبلی کیشنز، کراچی کے تعاون سے ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء میں "آخری پیغام" کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ جس کا ٹائٹل بین الاقوامی شہرت یافتہ اور صدارتی ایوارڈ یافتہ آرٹسٹ جناب اسلم کمال نے بنایا ہے --- یہ کتاب ہندوستان سے بھی شائع ہو چکی ہے---

○ پاکستان کے مشہور عالم علامہ منتخب الحق علیہ الرحمہ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی، کراچی) نے اس کتاب کو قرآنیات پر بہترین کتاب قرار دیا ---

☆ کراچی یونیورسٹی، شعبۂ علومِ اسلامیہ سے پروفیسر مجیداللہ قادری (سیکرٹری جنرل، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی) نے امام احمد رضا بریلوی کے مشہور و معروف ترجمہ قرآن "کنزالایمان --- اور دوسرے معروف اردو تراجم قرآن کا تقابلی مطالعہ" پر حضرت مسعود ملت کی نگرانی میں مقالۂ ڈاکٹریٹ تیار کیا جو چار پانچ سال میں مکمل ہوا --- ۱۹۹۳ء میں اس پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری انہیں مل گئی ہے۔

☆ ۳۰ برس پہلے ایک مقالہ بعنوان ---

"قرآن حکیم اپنے آئینے میں"
لکھا جو مسودے کی صورت میں محفوظ ہے --- دس برس قبل دوسرا مقالہ بعنوان "خوبانِ جہاں" --- لکھا۔ جس میں قرآن کریم کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کی محبوبیت و اقربیت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ بھی مسودہ کی صورت میں محفوظ ہے۔

☆ قرآن حکیم میں قیامت کے بارے میں جو احوال و کوائف بیان کئے گئے۔ ان کو مربوط انداز میں کتابی صورت میں بعنوان "قیامت" مرتب کیا ہے۔ جس کو "انٹرنیشنل پبلی کیشنز، حیدر آباد، سندھ" نے شائع کر دیا ہے --- یہ کتاب ہندوستان سے بھی شائع ہوئی ہے۔

○ اس کے مطالعہ سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی عینی شاہد آپ کو ہمراہ لئے ان تمام مناظر کی نشاندہی کر رہا ہے۔ جو اس کی نظر سے پہلے سے گزر چکے ہیں --- یہ انداز نگارش حضرت مسعود ملت کے کمال مطالعہ، جودت طبع اور دقت نظر پر دال ہے۔

○ پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ (سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل --- و سابق صدر علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد، سندھ) نے اس کتاب کو اپنے موضوع پر بہترین کتاب قرار دیا ہے۔

☆ قرآن حکیم کی روشنی میں مندرجہ ذیل مقالات قلم بند کئے گئے:۔

○ عیدوں کی عید
○ علم غیب
○ تعظیم و توقیر

یہ رسائل "مظہری پبلی کیشنز، کراچی" اور "دارالخیر، کراچی" نے شائع کر دیئے ہیں۔

☆ آجکل قرآن حکیم ہی حضرت مسعود ملت کا محور فکر ہے --- قرآنی آیات پر سال میں تقریباً ۲۰ تقریریں بھی ہوتی ہیں۔ جو آپ کیسٹوں میں محفوظ [illegible] رہی ہیں --- ایک اور منصوبہ سامنے ہے [illegible] کا عنوان ہے:۔

"قرآنی عقیدے"

Marfat.com

اس میں قرآنی آیات کی روشنی میں عقائد و افکار پر گفتگو کی جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

آیئے آپ کو بتائیں کہ قرآنیات پر مسعود ملت نے کیا کیا چمن کھلائے ہیں:۔

مقالات:۔

۱۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر ایک تاریخی جائزہ ۱۹۵۸ء
آغاز تحریر مقالہ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد، سندھ ۱۹۶۱ء
مقالہ کی تکمیل ۱۹۷۰ء میں ہوئی۔

۲۔ بارہویں صدی ہجری میں قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر سہ ماہی نوائے ادب، بمبئی جولائی ۱۹۶۳ء

۳۔ پاک و ہند میں قرآن حکیم کا
پہلا ہندی ترجمہ اور تفسیر مجلہ لطیف (میرپور خاص، سندھ) ۱۹۶۴ء

۴۔ قرآن حکیم اپنے آئینے میں غیر مطبوعہ ۱۹۶۴ء

۵۔ رنگ عرفاں
☆ مجلہ فانوس میرپور خاص ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء
☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور اکتوبر نومبر ۱۹۹۰ء
☆ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور فروری ۱۹۹۱ء

۶۔ علمائے پاک و ہند کی چند تفسیریں ماہنامہ سیارہ، لاہور مئی ۱۹۷۱ء

۷۔ قرآن حکیم مجلہ الکریم، ٹنڈو محمد خان، سندھ ۱۹۷۱ء

۸۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر
☆ ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد دسمبر ۱۹۷۴ء
☆ ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد جنوری فروری ۱۹۷۵ء
☆ ماہنامہ الجامعہ، محمدی شریف، جھنگ اکتوبر نومبر ۱۹۷۷ء
☆ ماہنامہ الجامعہ، محمدی شریف، جھنگ دسمبر ۱۹۷۷ء

۹۔ عشق و محبت قرآن کی روشنی میں
☆ افق، کراچی ۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء
☆ افق، کراچی ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء
☆ افق، کراچی ۸ جنوری ۱۹۸۴ء

۱۰۔ خوبان جہاں غیر مطبوعہ ۱۹۸۴ء

۱۱۔ قرآن حکیم اور شاہ عبدالطیف بھٹائی ☆ ماہنامہ الاشرف' کراچی اکتوبر ۱۹۸۳ء
☆ ماہنامہ الاشرف' کراچی جون ۱۹۸۸ء

۱۲۔ کنزالایمان پر پابندی کیوں؟ ماہنامہ ترجمان اہل سنت چاٹگام' (بنگلہ دیش) اکتوبر ۱۹۸۵ء

۱۳۔ علوم قرآن ماہنامہ نورالحبیب' بصیر پور (پنجاب) اپریل ۱۹۹۰ء

۱۴۔ آخری پیغام ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف (بھارت) جون تا اکتوبر ۱۹۹۰ء

۱۵۔ عرب و ہند کے تعلقات و تراجم ماہنامہ حجاز جدید' دہلی مارچ اپریل ۱۹۹۱ء

۱۶۔ شذرات برائے کنزالایمان واہ کینٹ (پنجاب) ۱۹۹۱ء

۱۷۔ عیدوں کی عید لاہور بمبئی' کراچی حیدر آباد دکن' فرانس' مارشیس ۱۹۹۱ء

۱۸۔ کنزالایمان کی ادبی جھلکیاں معارف رضا' کراچی ۱۹۹۲ء

۱۹۔ قرآن اور بارگاہ رسالت کے آداب ندائے اہلسنت' لاہور مارچ ۱۹۹۲ء

۲۰۔ قرآن کہاں کہاں پہنچا؟ ندائے اہلسنّت' لاہور مارچ ۱۹۹۳ء

۲۱۔ آداب رسالت ماہنامہ ماہ طیبہ' سیالکوٹ فروری ۱۹۹۴ء

تصنیفات:۔

۲۲۔ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر ایک تاریخ جائزہ ۱۹۵۸ء

۲۳۔ آغاز تحریر مقالہ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی' حیدر آباد سندھ ۱۹۶۱ء
مقالہ کی تکمیل ۱۹۷۰ء میں ہوئی

۲۴۔ آخری پیغام سرہند پبلی کیشنز' کراچی ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

۲۵۔ قیامت حیدر آباد' سندھ ۱۹۹۱ء

۲۶۔ علم غیب ★ مظہری پبلی کیشنز' کراچی دسمبر ۱۹۹۳ء
☆ بزم عاشقان مصطفیٰ' لاہور مارچ ۱۹۹۴ء
☆ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور' مئی ۱۹۹۴ء

۲۷۔ تعظیم و توقیر ★ دارالخیر' کراچی دسمبر ۱۹۹۳ء
☆ بزم عاشقان مصطفیٰ لاہور مارچ ۱۹۹۴ء
☆ مرکزی مجلس امام اعظم لاہور جون ۱۹۹۴ء

Marfat.com

۲۸۔ قرآن حکیم اور قدیم و جدید تفاسیر و تراجم — زیر طبع

تبصرہ:۔

۲۹۔ مولانا افتخار احمد قادری — فضائل قرآنی مطبوعہ الہ آباد — ۱۹۸۱ء

مقدمات:۔

۳۰۔ خوشید عالم گوہر رقم — عجائب القرآن' — لاہور ۱۹۸۴ء

۳۱۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی — کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں' — لاہور ۱۹۸۸ء

۳۲۔ ڈاکٹر لیاقت علی نیازی — قرآن' سائنس اور امام احمد رضا' — چکوال ۱۹۹۰ء

۳۳۔ علامہ محمد رحیم بخش قمر — تفسیر خزائن الرحمٰن' نواب شاہ' سندھ ۱۹۹۱ء

۳۴۔ محمد عبدالستار طاہر۔ — کنزالایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں

مطبوعہ بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ — لاہور جنوری ۱۹۹۴ء

۳۵۔ سرتاج حسین رضوی ایڈووکیٹ — پنج سورہ' — بریلی شریف جنوری ۱۹۹۴ء

مکمل مسودات:۔

۳۶۔ قرآن حکیم اپنے آئینے میں

۳۷۔ خوبان جہاں

زیر تدوین:۔

۳۸۔ قرآنی عقیدے

زیر نگرانی لکھے گئے مقالات:۔

۳۹۔ کنزالایمان اور دیگر معروف اردو تراجم ۔۔۔ ایک تقابلی جائزہ

مقالہ ڈاکٹریٹ۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری' کراچی ۱۹۸۸ء

۴۰۔ کنزالایمان اربابِ علم و دانش کی نظر میں

مطبوعہ ''بزم عاشقان مصطفیٰ''

محمد عبدالستار طاہر

لاہور جنوری ۱۹۹۴ء

Marfat.com

قرآنیات پر ایک مختصر مقالہ جو اہمیت سے خالی نہیں' یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

پاک و ہند میں ——

قرآنِ حکیم کا پہلا ہندی ترجمہ اور تفسیر

ساتویں صدی عیسوی میں سندھ (پاکستان) پر عرب مسلمانوں کا تسلط ہو چکا تھا اور انہوں نے جہاں بانی اور جہاں آرائی کے ساتھ ساتھ مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی شروع کر دیا تھا۔ تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے بسنے والوں نے بلکہ دور دراز علاقوں میں رہنے والوں نے بھی مذہب اسلام سے اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا' ممکن ہے کہ یہ دلچسپی اس وجہ سے ہو کہ ہندوستان کے مذہبی صحائف میں بانیٔ اسلام اور اسلام سے متعلق پیش گوئیاں موجود تھیں۔ بہر کیف اسباب کچھ بھی ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ عربوں کے یہاں آنے کے بعد پاک و ہند کے باسیوں میں قرآن فہمی کا ذوق و شوق پیدا ہوا۔

برصغیر پاک و ہند میں غیر مسلموں میں قرآن حکیم کے اسرار و معارف کو متعارف کرانے کے لئے سب سے پہلے ایک عراقی الاصل سندھی عالم نے "الراء" کے راجہ کی فرمائش پر منصورہ (بھکر) سے کشمیر جاکر ۸۸۳ء / ۲۷۰ھ اور ۸۸۶ء / ۲۷۳ھ کے درمیان قرآن حکیم کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی۔ تاریخی حقائق سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے زمانے میں ہندی زبان پاک و ہند کی معروف زبان تھی جو عوام و خواص میں یکساں مقبول تھی۔ عرب و ہند کے قدیم روابط کی وجہ سے ہندی الفاظ عربی زبان کا جز بن گئے تھے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے قرآن حکیم میں ایسے ہندی الفاظ کی نشاندہی کی ہے (۱) —— تیسری صدی ہجری میں جاحظ مصری نے ہندی زبان اور ہندی رسم الخط کا ذکر کیا ہے (۲) —— پانچویں صدی ہجری میں کالنجر کے راجہ نندا نے ہندی زبان میں ایک شاندار قصیدہ سلطان محمود غزنوی کی خدمت میں پیش کیا جو دربار میں پڑھا گیا۔ دربار کے ہندوستانی اور عربی و عجمی فضلاء نے قصیدہ کو خوب سراہا (۳) —— اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس زبان سے واقف تھے —— اسی صدی میں لاہور میں مسعود سعد سلمان نے ہندی زبان

Marfat.com

میں دیوان مرتب کیا(۲) ـــــ چھٹی صدی ہجری میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے ہندی زبان میں گفتگو فرمائی(۱) ـــــ اور ساتویں صدی ہجری میں مخدوم علاؤالدین صابر کلیر علیہ الرحمہ نے اسی زبان میں شاعری کی(۲) ـــــ آٹھویں صدی ہجری میں حضرت امیر خسرو نے ہندی زبان کو فارسی سے بلند تر قرار دیا اور اپنے فارسی کلام میں ہندی الفاظ کی غالباً پہلی مرتبہ پیوند کاری کی(۲) ـــــ الغرض ہندی زبان سندھ کی کوئی مخصوص زبان نہ تھی بلکہ یہ پاک و ہند میں یکساں طور پر سمجھی جانے والی معروف زبان تھی۔

ایران و عرب کے سیاحوں نے سندھی زبان کا ہندی زبان سے الگ ذکر کیا ہے۔ بہر حال عرض یہ کرنا ہے کہ سندھ کے عراقی الاصل عالم نے پاک و ہند میں پہلی بار قرآن حکیم کا ترجمہ کیا اور تفسیر لکھی جو تین سال میں مکمل ہوئی۔ یہ زبان "ہندی" وہی زبان ہے جس نے آگے چل کر "اردو" کی ساز و پرداخت میں نمایاں حصہ لیا۔ جو یقیناً عوامی زبان تھی اور سندھ سے کشمیر کے دور دراز علاقوں تک بولی نہ جاتی ہو، سمجھی ضرور جاتی ہوگی۔

قرآن پاک کے اس "ہندی" ترجمے اور تفسیر کا ذکر ایک ایرانی ملاح بزرگ بن شہریار نے کیا ہے۔ یہ ملاح اپنے جہاز عراق کی بندرگاہ سے لے کر ہندوستان، چین اور جاپان کے سواحل تک جاتا تھا، اس نے اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات اور اطلاعات و اخبار پر عربی میں ایک کتاب "عجائب الہند" لکھی تھی(۲) ـــــ اس کتاب میں بزرگ بن شہریار نے ترجمہ قرآن سے متعلق اہم روایت کو ایک عرب ملاح محمد حسن سے روایت کیا ہے۔ یہ عرب ملاح ترجمہ قرآن کے عظیم کارنامے کے تقریباً پندرہ برس بعد ۹۰۰ء / ۲۸۸ھ میں منصورہ (بھکر) آیا تھا، اس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ سے لے کر کشمیر تک عوام و خواص کی زبان پر قرآن حکیم کے اس ہندی ترجمے اور تفسیر کا ذکر تھا، جو کچھ محمد حسن نے بزرگ بن شہریار سے بیان کیا تھا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:

> "میں (۲۸۸ھ / ۹۰۰ء) میں منصورہ (بھکر) میں تھا۔ وہاں مجھ سے مستند بزرگوں نے بیان کیا کہ الراء (ارور) کے راجہ نے جو ہندوستان

کا بڑا راجہ تھا (اور) جس کی حکومت کشمیر بالا اور کشمیر زیریں کے بیچ میں تھی اور جس کا نام مہوک بن رائق تھا' ۲۷۰ھ میں منصورہ کے بادشاہ عبداللہ کو لکھا کہ وہ اسلام کی شریعت کا کچھ حال زبان "ہندیہ" میں اس کو بتائے' تو عبداللہ نے منصورہ میں ایک عراقی کو بلایا جو بہت تیز طبع اور خوش فہم تھا اور شاعر تھا' (اور) جس نے ہندوستانیوں میں نشو و نما پائی تھی اور اہل ہند کی مختلف زبانوں سے واقف تھا۔ اس نے ایک قصیدہ لکھ کر راجہ کو بھیجا' راجہ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے حکم سے اس نے قرآن کا "ہندی" زبان میں ترجمہ کیا"۔(۱)

اس سندھی عالم کا بیان ہے کہ وہ راجہ کے پاس تین سال ۸۸۳ء / ۲۷۰ھ تا ۸۸۶ء / ۲۷۳ھ رہا اور اس عرصہ میں قرآن حکیم کا ہندی ترجمہ اور تفسیر مکمل کی۔ جب کشمیر سے یہ منصورہ واپس پہنچا ہے تو اس نے شاہ منصورہ عبداللہ بن عمر سے راجہ مذکور سے اپنی ملاقات اور دربار کا حال بیان کیا' اس نے کہا:۔

"راجہ نے مجھ سے "ہندی" زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ میں نے تفسیر لکھی اور جب سورہ یاسین کی تفسیر تک پہنچا اور اس کے سامنے ارشاد الٰہی:۔

قال من یحی العظام وھی رمیم ○ قل یحیھا الذی انشاء ھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم ○ (یٰس: ۷۸' ۷۹)

کی تفسیر بیان کر رہا تھا۔ اس وقت وہ موتیوں اور جواہرات سے مرصع سونے کے ایک ایسے بیش قیمت تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا' اس نے کہا' اس کی تفسیر پھر سے بیان کرو۔ جب میں نے دوبارہ بیان کی وہ تخت سے اتر پڑا اور زمین پر چلنے لگا۔ حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر تھی' مگر وہ اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگا۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود ہوگیا' پھر اس نے مجھ سے کہا "یہی اصل پروردگار' معبود اور ازلی و ابدی ہے۔ اس کا کوئی ہمسر و مشابہ نہیں"۔

Marfat.com

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھی عالم نے راجہ کی فرمائش پر قرآن حکیم کی ۲۳ ویں پارے تک توحتمی طور پر تفسیر لکھی تھی۔ اسی کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کے اس دعویٰ کی بھی تصدیق ہوتی ہے کہ جب ان غیر مسلموں کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے جو صحائف سماویہ کا علم رکھتے ہیں تو وہ قرآن سن کر سر بسجود ہو جاتے ہیں اور زارو قطار روتے ہیں۔(۲)

بون یونیورسٹی (جرمنی) کی فاضلہ ڈاکٹر شمل (schimmel) نے قرآن حکیم کے سندھی ترجموں اور تفسیروں پر ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو انہوں نے مجھ کو بھی بھیجا تھا۔ موصوفہ نے اپنے مقالے میں ایک فاش غلطی کی ہے' جہاں بزرگ بن شہریار کے مندرجہ بالا بیان کو نقل کیا ہے۔ وہاں لکھا ہے کہ "سندھی عالم نے سورۂ یاسین سے قرآن پاک کا ترجمہ شروع کیا"(۱) —— حالانکہ سورہ یاسین تک توحتمی طور پر تفسیر لکھی جا چکی تھی۔ اسی طرح انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں بھی اس ترجمہ کا ذکر ملتا ہے۔ مگر وہاں بھی مقالہ نگار نے دو غلطیاں کی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ "شاہ منصورہ عبداللہ بن عمر نے سندھی عالم سے ترجمہ کرا کے بھیجا"۔ حالانکہ سندھی عالم نے خود کشمیر جاکر راجہ کے دربار میں تفسیر لکھی۔ مقالہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ "تفسیر اقلا" سورۂ یاسین تک مکمل ہو چکی تھی(۲) —— لیکن مترجم و مفسر کے بیان اور قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پورے قرآن پاک کی تفسیر لکھی گئی تھی۔ کیونکہ مترجم تین سال بعد جب اس مہم سے واپس آیا تو اس نے والئ منصورہ عبداللہ بن عمر کے سامنے جو بیان دیا اس میں ترجمہ و تفسیر مکمل کرنے کا ذکر ہے۔

بہرکیف قرآن حکیم کے "ہندی" زبان میں ترجمہ اور تفسیر کی یہ سعادت منصورہ کے سندھی عالم کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔ یہ فخر سندھ ہی کو حاصل ہے کہ پاک و ہند میں ہندوستانی زبان میں اسلامی ادب کا آغاز یہیں سے ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستانی' ہندی یا اردو زبان کی خدمت میں اس خطہ کا بڑا حصہ ہے۔ تقسیم ہند کے بعد تو اس علاقہ میں اردو کی اشاعت کا وہ باب کھلا ہے جو شاید صدیوں کی محنت و جانفشانی کے بعد بھی ممکن نہ تھا۔

حواشی

صفحہ نمبر ۲۳

(۱) الحمداللہ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی یہ آروز پوری ہوئی اور قرآن حکیم کی ایسی خدمت کا سلسلہ
بھی شروع ہوا جس میں
تبلیغی جھلک بدرجۂ اتم موجود ہے۔

صفحہ نمبر ۳۰

(۱) (الف) جلال الدین سیوطی: تفسیر در منثور، مطبوعہ مصر۔ ج ۳ ص ۳۳۵۔ ج ۴، ص ۵۹

(ب) جلال الدین سیوطی: تفسیر اتقان، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۷۱

(۲) مسعود عالم ندوی: ہندوستان عربوں کی نظر میں، مطبوعہ اعظم گڑھ، ص ۴

(۳) سلیمان ندوی: نقوش سلیمانی، مطبوعہ کراچی ص ۲۵۶

(۴) شبلی نعمانی: مقالات شبلی، مطبوعہ اعظم گڑھ، ج ص، ۸۰

صفحہ نمبر ۳۱

(۱) شمس اللہ قادری: اردوئے قدیم، مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۳

(۲) شمس اللہ قادری: اردوئے قدیم، مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸

(۳) ڈاکٹر محمد حسن: ہندی ادب کی تاریخ، مطبوعہ لکھنؤ، ص ۵۰

(۴) سید مسعود عالم ندوی: ہندوستان عربوں کی نظر میں، جلد اول، مطبوعہ اعظم گڑھ ۱۹۶۰ء ص ۶، ۱۹۵

صفحہ نمبر ۳۲

(۱) بزرگ بن شہریار: عجائب السند، مطبوعہ پیرس، ص ۲ ر ۳

(۱) بزرگ بن شہریار: عجائب السند مطبوعہ پیرس، ص ۳

صفحہ نمبر ۳۳

(1) Dr. A.M schimmel: Translation and commentaries of the Quran in Sindhi Language P-1

(۲) قرآن حکیم، سورہ   آیت نمبر

(۳) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام: مطبوعہ لاہور، جلد ۴، کراسہ ۹، ص ۵۳۰

Marfat.com

اختصاص

سیرت پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم

(ازل تا ابد)

۱۹۵۷ء تا جنوری ۱۹۹۳ء

Marfat.com

باسمہ تعالیٰ

جانِ دو عالم حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رونق کائنات، جان دو عالم حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۵۷۰ء میں اس عالم آب و گل میں تشریف لائے، اخلاص و محبت اور عدل و انصاف کا بول بالا ہوا اور ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ/ ۶۳۲ھ کو آپ نے پردہ فرمایا --- آپ کے دشمن بھی آپ کی عظمت کے معترف ہوئے --- تھامس کارلائل نے دنیا کے تمام پیغمبروں میں آپ ہی کو سب سے بڑا پیغمبر تسلیم کیا ہے --- مائیکل ایچ ہارٹ نے دنیا کے تمام عظیم انسانوں میں سب سے عظیم انسان آپ ہی کو تسلیم کیا ہے --- پروفیسر مارگولیوتھ نے لکھا ہے کہ آپ کے سیرت نگاروں میں شامل ہونا بھی بڑی سعادت ہے --- الحمدللہ یہ سعادت حضرت مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی نصیب ہوئی --- آپ نے ایک عاشق رسول مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی کی آغوش میں تربیت پائی --- بچپن ہی سے جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار محفلوں میں شریک ہوتے، اعلیٰ حضرت بریلوی کی نعتیں اور حضرت مفتی اعظم کے ارشادات سنتے --- ۱۲ ربیع الاول کی شب و صبح محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شایان شان طریقہ سے منائی جاتی --- آپ کے گھر یہی عید، عیدوں کی عید ہوتی --- حضرت مسعود ملت نے عشق کی فضاؤں میں آنکھ کھولی، ادب کے ماحول میں پرورش پائی، لوحِ دل پر عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش بیٹھتا چلا گیا --- جب قلم رواں ہوا تو پہلے مضمون کا عنوان تھا "نقطۂ کمال" ---

میں نے جب لکھنا سیکھا تھا
سب سے پہلے تیرا نام لکھا تھا

سیرت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ پہلا مضمون تھا جو اپریل ۱۹۵۷ء میں لاہور سے "معمار حرم" کی زینت بنا۔ پھر جو سلسلہ چلا تو اب تک قائم ہے، بلکہ اب تو قلم کی جولانگاہ سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے --- ۱۹۹۱ء میں زیارت

Marfat.com

حرمین شریفین کے موقع پر مدینہ منورہ میں قیام کے دوران اللہ نے جو عزت دی وہ دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت کی دلیل ہے۔ ۱۹۹۲ء میں عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مختصر اور جامع دو ورقہ کتابچہ "عیدوں کی عید" لکھا۔ یہ اتنا مقبول ہوا کہ ساری دنیا میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ اردو، انگریزی، فرانسیسی، ڈچ، ہندی، سندھی وغیرہ میں ایک سال کے اندر اندر اس کی ایک لاکھ کاپیاں شائع ہوئیں اور برابر شائع ہو رہی ہیں --- دربار الٰہی میں ان کی مقبولیت کا اندازہ اس خواب سے ہوتا ہے جو ۲۱ر ستمبر ۱۹۹۰ء کو مفتی اعظم دہلی علامہ محمد مکرم احمد صاحب نے دیکھا تھا۔ آپ بھی سماعت فرمائیں۔

"احقر نے کل شب بوقت صبح ایک بہت نفیس اور عمدہ خواب دیکھا۔ آپ ایک نہایت مرصع اور شاندار تخت پر تشریف فرما ہیں۔ وہ تخت ہیرے جواہرات سے بنا ہوا ہے۔ اس کی آب و تاب سے نگاہیں چکاچوند ہو رہی ہیں۔ لیکن دیکھنے میں اتنا خوبصورت ہے کہ نگاہ اس پر سے ہٹ نہیں رہی تخت بہت قیمتی ہے اور اونچا بھی کافی ہے۔ تقریباً ۸، ۱۰ فٹ اونچا تو ضرور ہوگا۔ اس میں خوبی یہ ہے جب کوئی اس کے قریب آپ سے ملاقات کے لئے اور سلام عرض کرنے جاتا ہے تو وہ خود بخود آپ کے قریب قریب متوازی ہوجاتا ہے۔ یہ فرق ہی محسوس نہیں ہوتا کہ آپ اتنے اونچے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کا چہرۂ مبارک حضرت قبلہ استاذی و مرشدی جدامجد علیہ الرحمہ سے مشابہ ہے۔ آپ کے سر پر ایک شاندار تاج ہے کلاہ کی طرح کا، جس میں شاندار بیش قیمت اور انمول ہیرے جواہرات لگے ہوئے ہیں۔ اس تاج کی بلندی تا حد نظر ہے۔ آسمان کی طرف اس کی اونچائی کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس کا کوئی وزن یا ثقل ایسا نہیں ہے جس کے آثار آپ کے چہرۂ انور پر ظاہر ہوں ۔ آپ کی چشم ہائے پر رونق سے نور کے فوارے ابل رہے ہیں۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر فیض یاب ہونے کے لئے آرہا ہے۔ اس محل میں بہت سے وسیع و

عریض کمرے ہیں اور ہر اک کے پاس جم غفیر ہے جو فیض یاب ہو رہا ہے اور احقر بہت خوش ہے ۔۔۔ ابھی یہ خواب چل ہی رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی اور صبح کا وقت بھی ہو گیا"۔

(مکتوب محررہ ۲۰۔۱۰۔۱۹۹۰ء بنام حضرت مسعود ملت)

اب ہم حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ، فضائل و کمالات پر الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نگارشات کی تفصیلی فہرست پیش کرتے ہیں:۔۔۔

(ا) مضامین:۔

۱۔ نقطہ کمال	ماہنامہ معمار حرم، لاہور	اپریل ۱۹۵۷ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	اپریل ۱۹۹۴ء
۲۔ اسلام اغیار کی نظر میں	☆الاسلام، دہلی	اکتوبر ۱۹۶۱ء
	☆الفرقان، لکھنؤ	ستمبر ۱۹۶۱ء تا اپریل ۱۹۶۲ء
	☆ایشیا، لاہور	نومبر ۱۹۶۱ء
۳۔ آداب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ سلسبیل، لاہور	نومبر ۱۹۶۷ء
۴۔ وابستگان دامن رسالت سے اقبال کی عقیدت	ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی	مئی ۱۹۷۲ء
۵۔ Hazrat Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم	الکریم، ٹنڈو محمد خان	۱۹۷۴ء
۶۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری	الجاہد، کانپور (بھارت)	۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء
۷۔ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	☆ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی	۷ مارچ ۱۹۷۶ء
	☆انجمن، آزاد کشمیر	۱۹۷۸ء
	☆ماہنامہ الفرید، ساہیوال	اکتوبر نومبر ۱۹۷۸ء
۸۔ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ نور الحبیب، بصیرپور	جولائی ۱۹۷۸ء
۹۔ عشق و محبت قرآن کی روشنی میں	ہفت روزہ افق، کراچی	۱۱ دسمبر ۱۹۷۸ء
۱۰۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم	ہفت روزہ افق، کراچی	۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء
۱۱۔ محبت کی نشانی	ہفت روزہ الہام، بہاولپور	۷ مارچ ۱۹۸۱ء

Marfat.com

۱۲۔ نورانی ادائیں	ماہنامہ استقامت، کانپور	ستمبر ۱۹۸۶ء
۱۳۔ جشن بہاراں	☆ماہنامہ اشرفیہ، مبارکپور	دسمبر ۱۹۸۸ء
	☆ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف	مئی تا جولائی ۱۹۸۹ء
	☆ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف	اگست ستمبر ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور	ستمبر ۱۹۹۱ء
۱۴۔ جان ایمان	☆ماہنامہ قاری، دہلی	اکتوبر ۱۹۸۹ء
	☆ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف	مارچ تا اگست ۱۹۹۱ء
۱۵۔ محبت اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ قاری، دہلی	جنوری ۱۹۹۱ء
۱۶۔ تحدیث نعمت	ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	اکتوبر نومبر ۱۹۹۱ء
۱۷۔ جان جاناں	☆ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی (سیرۃ النبی نمبر)	دسمبر ۱۹۸۹ء
	☆ساحل، کراچی	ستمبر ۱۹۹۳ء
۱۸۔ مہتاب رسالت	ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف (بھارت)	دسمبر ۱۹۸۹ء
۱۹۔ سرکار کا جشن ولادت	ہفت روزہ ہلال، راولپنڈی (عید میلاد النبی نمبر)	اکتوبر ۱۹۹۰ء
۲۰۔ عشق ہی عشق	ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف	فروری مارچ ۱۹۹۱ء
۲۱۔ ظہور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم)	ماہنامہ حجاز جدید، نئی دہلی	مارچ اپریل ۱۹۹۱ء
۲۲۔ آنے والا آگیا	ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	اگست ستمبر ۱۹۹۱ء
۲۳۔ رحمۃ للعالمین	ماہنامہ ساحل، کراچی	ستمبر ۱۹۹۱ء
۲۴۔ یادگاری	ماہنامہ نوائے انجمن، لاہور	جنوری فروری ۱۹۹۲ء
۲۵۔ انقلابی دین	☆ماہنامہ استقامت، محمد عربی نمبر، کانپور	مئی ۱۹۸۵ء
	☆ماہنامہ نور مصطفیٰ، پٹنہ	فروری ۱۹۹۲ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	اکتوبر ۱۹۹۳ء
۲۶۔ قرآن اور بارگاہ رسالت کے آداب		پندرہ روزہ ندائے اہلسنت، لاہور
۲۷۔ انسانیت کا یوم عید	پندرہ روزہ ندائے اہل سنت، لاہور	ستمبر ۱۹۹۲ء
۲۸۔ ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	ماہنامہ القول السدید، لاہور	ستمبر ۱۹۹۲ء
۲۹۔ اداریہ	ماہنامہ جہان رضا، لاہور	۱۹۹۲ء

Marfat.com

۳۰۔ جس کا انتظار تھا — نوائے انجمن' لاہور — اگست ستمبر ۱۹۹۲ء

(۲) مقالات:۔

۳۱۔ اسلامی رواداری — ماہنامہ لطیف (میرپور خاص) — سالنامہ ۱۹۵۹ء

۳۲۔ حضور اکرم بحیثیت دہندۂ نظام معیشت (برائے سیرت کانفرنس وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان' اسلام آباد) — دسمبر ۱۹۸۳ء

۳۳۔ آداب خورد و نوش --- حلال و حرام (خطبہ برائے وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان' اسلام آباد) — فروری ۱۹۸۳ء

۳۴۔ عشق و محبت کا مفہوم قرآن کی روشنی میں ☆ہفت روزہ افق کراچی ۱۳ر فروری ۱۹۸۳ء

☆ہفت روزہ افق' کراچی ۸ تا ۱۵ر جنوری ۱۹۸۴ء

۳۵۔ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت دین حق کی شرط اول ہے

☆ماہنامہ استقامت' محمد عربی نمبر' کانپور — مئی ۱۹۸۵ء

☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور — ستمبر ۱۹۹۳ء

۳۶۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام معیشت' اسریٰ - حیدر آباد سندھ — اکتوبر ۱۹۸۵ء

۳۷۔ دعائے خلیل --- تحقیقی مقالہ برائے بین الاقوامی سیرت کانفرنس' اسلام آباد — نومبر ۱۹۸۶ء

۳۸۔ حیات طیبہ قبل بعثت تا بعثت --- یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مشمولہ "سیرت طیبہ" برائے نصاب بی اے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی' اسلام آباد — ۱۹۸۶ء

۳۹۔ صورت و سیرت حضور کی ☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور — جون ۱۹۸۷ء

☆ماہنامہ نور الحبیب بصیرپور (میلاد مصطفیٰ نمبر) — اکتوبر ۱۹۸۷ء

۴۰۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم برائے میلاد مصطفیٰ آرگنائزنگ کمیٹی' کراچی — ستمبر ۱۹۹۰ء

۴۱۔ عیدوں کی عید

☆مظہری پبلی کیشنز' کراچی — ۱۹۹۳ء

☆ادارہ معارف نعمانیہ' لاہور — ۱۹۹۳ء

☆بزم رضویہ' داتا نگر' لاہور — ۱۹۹۳ء

☆ماہنامہ نور اسلام' شرقپور — اکتوبر ۱۹۹۳ء

☆ادارہ معارف نعمانیہ' لاہور — اگست ۱۹۹۳ء

Marfat.com

	☆انٹرنیشنل رضا اکیڈمی' صادق آباد	اگست ۱۹۹۳ء
	☆انجمن نوجوانان اہل سنت' رحیم یار خان	۱۹۹۳ء
	☆تنظیم الجویریہ' لاہور	۱۹۹۳ء
	☆انجمن نوجوانان اہل سنت' حیدر آباد	۱۹۹۳ء
	☆ادارہ معارف رضا' جہلم	۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ رہنمائے دکن' حیدر آباد دکن	۱۹۹۳ء
	☆وانمباڑی' تامل ناڈو (بھارت)	۱۹۹۳ء
	☆اسلامک ٹائمز (یو۔ کے)	۱۹۹۳ء
۴۲۔ معارف اسم محمد	ماہنامہ ہدیٰ' دہلی (النبی الامی نمبر)	۱۹۹۳ء
۴۳۔ پردہ نظام مصطفیٰ کے حوالے سے' مقالہ برائے سیرت کانفرنس اسلام آباد		۱۹۹۳ء
۴۴۔ تعظیم و توقیر	ماہنامہ رضوان' لاہور	مارچ ۱۹۹۴ء

(۳) تصانیف:-

۴۵۔ سراج منیر	کراچی	۱۹۷۹ء
۴۶۔ محبت کی نشانی	کراچی' حیدر آباد (سندھ) الٰہ آباد' بھیونڈی (بھارت)	۱۹۸۰ء
۴۷۔ جشن بہاراں	لاہور' صادق آباد	۱۹۸۸ء
۴۸۔ جان جاناں	کراچی' دہلی	۱۹۸۸ء
۴۹۔ جان ایمان	مرکزی مجلس امام اعظم' لاہور	دسمبر ۱۹۹۰ء
۵۰۔ دعائے خلیل	☆ادارہ معارف نعمانیہ' لاہور	دسمبر ۱۹۹۰ء
	☆انجمن نوجوانان اہل سنت حیدر آباد' سندھ	اکتوبر ۱۹۹۳ء
۵۱۔ رحمۃ للعالمین	رضا اکیڈمی' لاہور	فروری ۱۹۹۱ء
۵۲۔ عشق ہی عشق	رضا اکیڈمی' لاہور	جنوری ۱۹۹۱ء
۵۳۔ علم غیب	☆مظہری پبلی کیشنز' کراچی	۱۹۹۳ء
	☆ادارہ معارف نعمانیہ' لاہور	۱۹۹۳ء
	☆بزم عاشقان مصطفیٰ' لاہور	مارچ ۱۹۹۴ء

Marfat.com

	☆رحیمیہ اکیڈمی' لاہور	اپریل ۱۹۹۴ء
	☆مرکزی مجلس امام اعظم' لاہور	مئی ۱۹۹۴ء
۵۴۔ تعظیم و توقیر	☆دارالخیر' کراچی	۱۹۹۴ء
	☆ادارۂ معارف نعمانیہ' لاہور	۱۹۹۴ء
	☆بزم عاشقان مصطفیٰ' لاہور	مارچ ۱۹۹۴ء
	☆مرکزی مجلس امام اعظم لاہور	جون ۱۹۹۴ء
۵۵۔ جان جاں	مظہری پبلی کیشنز' کراچی	۱۹۹۴ء

Marfat.com

(۴) مقدمات:۔

۵۶۔ ملک شیر محمد خان	مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۳ء
۵۷۔ سید محمد امیر شاہ گیلانی	انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
۵۸۔ مولانا ظاہر شاہ میاں قادری	سیرت مصطفیٰ، مطبوعہ مدین	سوات ۱۹۷۵ء
۵۹۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش	دیوان نور و نکہت	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء
۶۰۔ مولانا عبدالرحمٰن چھوہروی	مجموعہ صلوٰۃ الرسول	غیر مطبوعہ
۶۱۔ مولانا عبدالستار خان نیازی	پیغمبر عالم	مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء
۶۲۔ سید ریاست علی قادری	عظمت رسول	مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء
۶۳۔ پروفیسر سید احمد کندھر	عہد رسالت اور عہد خلافت کی جنگیں	غیر مطبوعہ
۶۴۔ مفتی محمد امین نقشبندی	آب کوثر	مطبوعہ لاہور
۶۵۔ پروفیسر محمد خالد جذبی	ارمغان نعت	مطبوعہ کراچی مارچ ۱۹۸۳ء
۶۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی	شریعت و طریقت	مطبوعہ کراچی ۱۹۸۳ء
۶۷۔ محبوب الرسول قادری رضوی	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق حسنہ	مطبوعہ جوہر آباد ستمبر ۱۹۸۷ء
۶۸۔ امام احمد رضا خاں بریلوی	الدولۃ المکیہ	مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
۶۹۔ خواجہ اشرف انجم نظامی	ثنائے مصطفیٰ در انداز امام احمد رضا	لاہور (تقدیم) ستمبر ۱۹۹۰ء
۷۰۔ خواجہ اشرف انجم نظامی	غزوات کوثر	لاہور ۱۹۹۰ء
۷۱۔ مفتی علامہ محمد خلیل احمد خاں برکاتی	جمال خلیل	نومبر ۱۹۹۰ء
۷۲۔ خواجہ معزالدین اشرفی	گستاخان رسول کا عبرت ناک انجام	حیدر آباد دکن ۱۹۹۱ء
۷۳۔ نعیم احمد برکاتی	معارف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	ہبلی کرناٹک (بھارت) ۱۹۹۱ء
۷۴۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش	رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت،	صادق آباد ۱۹۹۳ء
۷۵۔ علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندی	تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار،	لاہور ۱۹۹۳ء
۷۶۔ مفتی محمد خاں قادری	شرح سلام رضا،	لاہور ۱۹۹۳ء
۷۷۔ علامہ محمد فیض احمد اویسی	شرح حدائق بخشش	بہاولپور (زیر طبع)
۷۸۔ مفتی محمد جان نعیمی	نماز با جماعت کے بعد اجتماعی دعا مسنون و مستحب ہے،	کراچی (زیر طبع)

Marfat.com

(۵) تبصرے:۔

۷۹۔ ظاہر شاہ میاں قادری، مولانا — تعظیم مصطفیٰ در مملکت کبریا — مطبوعہ مدین (سوات)
(تبصرہ مطبوعہ ماہنامہ "الحسن" پشاور) — یکم جون ۱۹۷۴ء

۸۰۔ محمد منشاء تابش قصوری، مولانا — تبصرہ مشمولہ "اغثنی یا رسول اللہ" — مطبوعہ لاہور

۸۱۔ افتخار احمد، مولانا — نور الایمان بزیارت آثار حبیب الرحمٰن، مطبوعہ ساہیوال ۱۹۷۸ء

۸۲۔ غلام محمد، راجا — امتیاز حق — مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۸۳۔ محمد یاسین اختر الاعظمی، مولانا: — المدیح النبوی، مطبوعہ سرائے میر، اعظم گڑھ ۱۹۷۹ء

۸۴۔ محمد وارث جمال، مولانا — آل انڈیا تبلیغ سیرت (ہند) مطبوعہ بمبئی (بھارت) ۱۹۸۸ء

(۶) تراجم:۔

۸۵۔ جشن بہاراں، پروفیسر عبد الرزاق (سندھی) — جنگ شاہی (سندھ) ۱۹۹۰ء

۸۶۔ عیدوں کی عید
☆ماسٹر احمد علی — سندھی — ٹھٹھہ ۱۹۹۳ء
☆حاجی محمد یونس باڑی — ہندی — کراچی ۱۹۹۳ء
☆علامہ محمد ابراہیم خوشتر — فرانسیسی — ماریشیس ۱۹۹۳ء
☆علامہ محمد ابراہیم خوشتر — انگریزی — جنوبی افریقہ ۱۹۹۳ء
☆مولانا افتخار احمد قادری — عربی — سعودی عرب مارچ ۱۹۹۳ء
☆مولانا عبد المنان قادری — ڈچ — ہالینڈ ۱۹۹۳ء

۸۷۔ جان جاناں
☆سرتاج حسین رضوی، ہندی، بریلی شریف — غیر مطبوعہ

۸۸۔ علم غیب
☆محمد یونس باڑی مظہری — فارسی — کراچی ۱۹۹۴ء
☆حاجی محمد رحیم کھمرو — سندھی — سکھر کراچی ۱۹۹۴ء
☆پروفیسر عظیمی فقیر محمد شیخ، انگریزی، کراچی ۱۹۹۴ء

۸۹۔ تعظیم و توقیر
☆پروفیسر عظیمی فقیر محمد شیخ — انگریزی — کراچی ۱۹۹۴ء

(۷) زیر تدوین:۔

۹۰۔ جس کا انتظار تھا!

Marfat.com

۹۱۔ خوبانِ جہاں

۹۲۔ جفائیں اور وفائیں۔

۹۳۔ مولود مسعود

(۸) تقاریرِ سیرت:۔

۱۔ ۱۹۴۹ء سے شاہ رکن الدین الوری علیہ الرحمہ کے عرس کے مبارک موقع پر ہر سال حیدر آباد، سندھ میں خطاب کرتے ہیں۔ اب ۱۹۸۶ء سے علامہ مفتی محمد محمود الوری کے عرس پر یہ خطاب ہوتا ہے۔

۲۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۹۲ء تک مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے عرس پر کراچی میں ہر سال سیرت پر خطاب ہوتا ہے۔

۳۔ ۱۹۸۲ء بزم اربابِ طریقت، کراچی کے زیر اہتمام عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میں سیرت پر خطاب فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

۴۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۲ء تک شیخ عبد العزیز قادری مرحوم کے ہاں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سیرت پر خطاب فرماتے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

۵۔ ۱۹۸۲ء سے اب تک بزم اربابِ طریقت، کراچی کی طرف سے المظہر، کراچی میں ماہانہ محفل ہوتی ہے جس میں حضرت مسعود آپ کا خطاب بالعموم سیرت پاک پر ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

۶۔ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۲ء تک حکومت پاکستان، وزارت امور مذہبی، اسلام آباد کی طرف سے سالانہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ملکی اور بین الاقوامی سیرت کانفرنسیں ہوئی ہیں جس میں مختلف موضوعات سیرت پر مقالات لکھے اور پڑھے۔

۷۔ ۱۹۹۰ء سے جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ (سندھ) میں ۲۷ر رجب المرجب کو جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن دستار بندی کے موقع پر صبح کی اختتامی مجلس میں آخری خطاب ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ بھی ہنوز جاری ہے۔

۸۔ ۱۹۹۳ء سے کراچی میں ماہانہ درس مکتوباتِ امام ربانی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار و معارف کا بیان ہوتا ہے۔

Marfat.com

اختصاص

مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ

(سنہ ۹۷۱ھ / سنہ ۱۵۶۳ء — سنہ ۱۰۳۴ھ / سنہ ۱۶۲۴ء)

Marfat.com

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

عالم اسلام کے مشہور عالم اور عارف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ ۹۷۱ھ ر ۱۵۶۳ء
محلہ سرہند (مشرقی پنجاب، بھارت) میں پیدا ہوئے اور ۲۹ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء کو
سرہند ہی میں وصال فرمایا ــــ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے آپ کے در پر حاضری دی اور فرمایا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے زمانے کو اس طرح متاثر کیا جس طرح حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے کیا تھا ــــ آپ کی تبلیغی اور اصلاحی جدوجہد سے سلطنت مغلیہ میں ایک انقلاب برپا ہوا اور پھر اکبر کے بعد جہانگیر، جہانگیر کے بعد شاہ جہان اور شاہ جہان کے بعد حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ سامنے آئے ــــ موصوف حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ سے بیعت تھے ــــ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا حلقہ پاک و ہند اور بنگلہ دیش سے نکل کر روس، افغانستان، ایران، ترکی وغیرہ تک پھیلا ہوا تھا ــــ آپ کے فارسی مکاتیب اسرار و معارف کا خزانہ ہیں۔ اس میں دور جدید کے لئے ہدایت کا بڑا سامان ہے ــــ حضرت مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری، اسی خاندان عالی سے وابستہ ہیں ــــ آپ کے والد ماجد اور شیخ طریقت مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا تھے ــــ آپ کے استاد محترم پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب (سابق صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، سندھ) بھی اسی سلسلے سے وابستہ ہیں ــــ انہیں کے ایماء پر حضرت مسعود ملت نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر تحقیق کا آغاز کیا اور تحقیق کا حق ادا کردیا۔

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی سیرت مطہرہ کے سلسلہ میں شاہراہ تحقیق پر کیونکر گامزن ہوئے۔ اس دشوار گزار سفر کی روداد یوں بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

"دور جدید کے کمزور دلوں کے لئے اولیاء کے حالات مایہ صد قوت و طمانیت ہوسکتے ہیں، جھوٹے سچے قصے کہانیوں سے زندگی نہیں بنا کرتی، زندگی کے لئے جیتی جاگتی اور سچی سیرتوں کی ضرورت ہے، اس لئے ہم دسویں صدی کے عظیم بزرگ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ (۱۰۳۴ھ-۱۶۲۴ء) کی سیرت مبارک اور اصلاحی کارنامے پیش کر رہے ہیں، عقیدت کی نگاہ سے نہیں، حقیقت کی نظر سے۔

وہ مقلب القلوب ہے، جب چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔

کوئی ہے مجھ میں کہ مجھ سے لئے جاتا ہے مجھے

۱۹۶۰ء میں جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب ریڈر شعبۂ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، مدیر ماہنامہ "سروش" (نیوکاسل، انگلینڈ) نے ایک مضمون کی فرمائش کی، (موصوف ان دنوں انگلستان میں زیر تعلیم تھے) راقم اس زمانے میں شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج، میر پور خاص (سندھ) میں صدر شعبہ اردو تھا ـــــ موضوع کی تلاش تھی، استاد محترم قبلہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان مدظلہ العالی (صدر شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد سندھ) کی خدمت میں حاضر ہوا، موضوع کے لئے عرض کیا تو فرمایا کہ مولانا مناظر احسن گیلانی (صدر شعبہ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد، دکن) کے مضمون "الف ثانی کے تجدیدی کارنامے" (مشمولہ تذکرۂ مجدد الف ثانی، مطبوعہ لکھنؤ) کا خلاصہ قلم بند کرلیں، لیکن جب تلخیص کا یہ کام کرنا چاہا تو انشراح صدر ہوا اور طبیعت سہل پسندی سے مشکل پسندی کی طرف راغب ہونے لگی چنانچہ تلخیص کے بجائے حضرت مجدد الف ثانی پر ایک مبسوط مقالے کی تیاری کے لئے مواد کی فراہمی کی لگن لگ گئی ـــــ کوشش جاری رکھی اور حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) سے دعا کی درخواست کی، حضرت ممدوح نے جواباً تحریر

Marfat.com

فرمایا:۔

"حضرت مجدد صاحب رحمہ المولیٰ القوی کے حالات پر مقالہ تحریر کرنا مبارک ہو' اللہ تبارک تعالیٰ کما حقہ' اس میں کامیاب فرمائے اور ایسے امور میں تحاریر تم سے ہمیشہ کرائے"۔

(مکتوب محررہ یکم نومبر ۱۹۷۰ء از دہلی)

ایک دوسرے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت شیخ قدس سرہ کے مقالے کی خبر نے نہایت درجہ محظوظ کیا' مولیٰ تعالیٰ تمہیں تمہارے جد امجد کا مظہر بنائے"۔

(مکتوب محررہ ۱۸ر مئی ۱۹۷۱ء از دہلی)

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پھر ایک کامل دل سے نکلی ہوئی بات کیوں نہ اثر رکھتی؟ تنگ دامانی اور کم علمی کے باوجود تکمیل آرزو کے اسباب پیدا ہوتے چلے گئے اور بفضلہ تعالیٰ جون ۱۹۷۱ء میں مقالے کی پہلی قسط (بعنوان شیخ احمد سرہندی) ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) میں منظر عام پر آ گئی۔

شکر کدام فضل بجا آورد کے
عاجز بماند ہر کہ دریں افتکار کرد

اہل علم و فضل نے اس مقالے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ہمت افزائی فرمائی' مناسب معلوم ہوتا ہے بطور تحدیث نعمت ان حضرات کے تاثرات پیش کر دیے جائیں' حاشا و کلا تفاخر مقصود نہیں۔

استاد مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان مد ظلہ العالی نے جب یہ مقالہ مطالعہ کیا تو راقم کو تحریر فرمایا:۔

"آپ کا مضمون معارف (جون) میں حضرت مجدد قدس سرہ کے متعلق پڑھ کر بہت جی خوش ہوا' بارک اللہ! بارک اللہ پاک خوب خوب نوازے: آمین"

(مکتوب محررہ ۷ر جون ۱۹۷۱ء از حیدر آباد' سندھ)

Marfat.com

ایک دوسرے مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مجدد قدس سرہ کے متعلق آپ کا مضمون باہر کے لوگوں نے یعنی ہندوستان والوں نے بھی سراہا ہے۔ ماشاء اللہ!"

(مکتوب محررہ ۲۸ر اگست ۱۹۶۱ء از حیدر آباد، سندھ)

مدیر معارف مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی نے تحریر فرمایا:

"یہ مضمون بہت پسند کیا گیا، اس کی تعریف میں خطوط بھی آئے اور رسالہ الفرقان (لکھنؤ) اس کو مسلسل نقل کر رہا ہے، اس مقبولیت پر مبارک باد قبول فرمائیے۔

(مکتوب محررہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۶۱ء از اعظم گڑھ (یوپی)

استاد محترم دامت برکاتہم العالیہ نے جب یہ مقالہ ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) میں ملاحظہ فرمایا تو بے ساختہ اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا اور تحریر فرمایا:

"ماشاء اللہ آپ کا مضمون معارف سے اب الفرقان (لکھنؤ) میں ستمبر اور اکتوبر کی قسطوں میں نکل رہا ہے، آپ یقیناً قابل فخر ہیں اور باعثِ صد افتخار ہیں، دنیا میں یہ مقبولیت ہے تو روحانیت اور عقبیٰ میں کس قدر نہ ہوگی، اللہ پاک خوب خوب نوازے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے الطاف اقربیت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین"

(مکتوب محررہ ۷ار اکتوبر ۱۹۶۱ء از حیدر آباد، سندھ)

خود مدیر الفرقان مولانا محمد منظور نعمانی نے اس مقالے کی تعریف فرمائی:

"معارف سے آپ کے مضمون کی غالباً ۵ قسطیں اب تک شائع ہو چکی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ کام خوب لیا اور آپ نے اس موضوع پر بہت سا ایسا مواد بھی فراہم کردیا جو ہم جیسوں کی دسترس سے باہر تھا، جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ ہم جیسوں پر آپ نے بڑا احسان فرمایا"۔

اسی مکتوب میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

"آخر میں ادنیٰ تصنع کے بغیر پھر عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ بڑا غیر معمولی کام لیا۔ میرا تو خیال ہے کہ آپ کے کام پر اب

Marfat.com

اس سلسلے میں شاید کوئی اضافہ نہ ہو سکے گا واللعلم عنداللہ۔ کوئی شائع شدہ چیز الفرقان میں نقل کرنے کی نوبت شاذ و نادر ہی آتی ہے بلکہ دستور و معمول نہیں ہے لیکن آپ کے اس مضمون کا حق جان کر اس کو شائع کیا جا رہا ہے' اللہ تعالٰی اس سے عام ناظرین کو نفع پہنچائے اور اس کے اجر میں آپ کے ساتھ ہم لوگوں کو بھی کسی درجے میں شریک فرمائے۔"

(مکتوب محررہ ۱۶؍ جنوری ۱۹۶۳ء از لکھنؤ' یو۔پی)

پاک و ہند اور بیرون ہند (امریکہ اور کینیڈا) کے بعض دوسرے فضلاء نے بھی اس مقالے کی قدر و منزلت فرمائی۔ چنانچہ مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

"حضرت مجدد پر جو مقالہ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے تحریر فرمایا وہ ہر لحاظ سے قابل قدر ہے۔"

(مکتوب مطبوعہ "معارف" شمارہ مارچ ۱۹۶۳ء بنام مدیر معارف ص ۲۳۴)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے بھی قدر افزائی فرمائی اور تحریر فرمایا:

"مضمون سرسری طور پر معارف میں پڑھا تھا اور پڑھتے وقت پسند بھی کیا تھا بلکہ جا بجا اس سے مستفید بھی ہوا تھا ـــــ کتابی صورت میں اسے ضرور چھپوایئے' مشتاق رہوں گا۔"

(مکتوب محررہ ۲؍ مئی ۱۹۶۳ء از دریا آباد' یو۔پی)

فرانس کے ایک مستشرق آنجہانی مارین مولے نے جب اس مقالے کی خبر سنی تو حضرت مسعود ملت کو لکھا:

"حضرت مجدد پر آپ کے مضمون سے مجھے بڑی دلچسپی ہے' میں نے کچھ اردو پڑھی ہے اور میں اس مضمون کو پڑھ سکتا ہوں۔ میں اس کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہتا ہوں' اگر ممکن ہوا تو میں کوشش کروں گا کہ اس مقالے کا انگریزی یا فرانسیسی ترجمہ یہاں چھپ جائے۔"

Marfat.com

(مکتوب محررہ ۱۲ر اگست ۱۹۶۴ء از پیرس' بزبان انگریزی)

مولانا محمد ہاشم جان مجددی سرہندی لکھتے ہیں:۔

"برادر عزیز جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب زیدحبہ' کو حق سبحانہ و تعالٰی نے بڑی علمی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ان کی نظر بڑی وسیع ہے اور ان کا قلم صفحۂ قرطاس پر وہ پھول بکھیرتا ہے کہ ہر صفحہ گلستاں نظر آتا ہے":

می دمد گل ہر کجا پائے نگاریں می نہی
جادہ چوں از سیر باز آئی چمن خواہد شدن

انہوں نے اس کتاب کے لکھنے میں بڑی محنت و کاوش کی ہے۔ اتنے حوالے جمع کئے ہیں کہ ہم تو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں اور جو بات کہتے ہیں وہ سند و دلیل سے کہتے ہیں۔ تاریخی حیثیت سے تو میری نظر میں ایسی کوئی مستند کتاب اس دور میں حضرت مجدد قدس سرہ کے حالات پر نہیں لکھی گئی ہے۔" (۹ر جون ۱۹۷۵ء)

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر پہلا تحقیقی مقالہ ۱۹۶۰ء میں لکھا جو معارف (اعظم گڑھ) میں چھپنا شروع ہوا اور ۹ قسطوں میں پورا ہوا۔ مقالے کی علمی حیثیت کے اعتراف میں ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) نے اس کو نقل کیا۔ کیونکہ ایسا علمی اور تحقیقی مقالہ اس سے قبل نہیں لکھا گیا تھا۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر دس برس مسلسل محنت کر کے مستند مواد حاصل کیا اور اس مواد کا خلاصہ "سیرت مجدد الف ثانی" کے نام سے ۱۹۸۴ء میں کراچی سے شائع ہوا' یہ خلاصہ بھی ۴۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔۔۔ بسیط سوانح لکھنے کا عزم مصمم تھا مگر جو ذخیرہ دس برس کی محنت شاقہ کے بعد جمع کیا تھا۔ اس کو دیمک نے کھالیا اور یہ منصوبہ اور یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔

حضرت مسعود ملت نے ایک اور اہم یہ کام کیا کہ اقبال کے تصور خودی کا کھوج حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے تصور وحدۃ الشہود میں لگایا اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب لکھی "حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال"۔۔۔ یہ کتاب ۱۹۸۰ء میں سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔۔۔ فکر اقبال کے لئے یہ کتاب بنیادی حیثیت

Marfat.com

رکھتی ہے۔ الغرض حضرت مسعود ملت نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حالات و افکار پر جس تحقیق و تدقیق سے کام کیا وہ اس سے قبل نہ ہوا تھا۔

۲۹ر اپریل ۱۹۹۳ء سے بیت المقصود، کراچی میں "درس مکتوبات امام ربانی" کا آغاز کیا گیا ہے الحمد اللہ یہ محفل ماہانہ ہوتی ہے۔

بظاہر حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے حضرت مسعود ملت کا اختصاص معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس موضوع پر آپ کی تحریرات کم ہیں۔ لیکن یہ بات تحقیقی حلقوں میں تسلیم کی جاتی ہے کہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ پر ۶۳۔۱۹۶۲ء میں آپ کا جو تحقیقی مقالہ نو اقساط میں شائع ہوا۔ سب سے پہلے اس مقالے نے حضرت ممدوح کو بحیثیت محقق بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا۔۔۔ ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ میں جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء یہ مقالہ شائع ہوا۔ جس کی ہمہ گیر پذیرائی ہوئی۔ اس کی تحقیقی اہمیت و افادیت کے پیش نظر لکھنؤ کے ماہنامہ "الفرقان" نے بھی بالا اقساط یہ مقالہ شائع کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے حوالے سے اختصاص میں مسعود ملت میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے وحدۃ الشہود کے حوالے سے علامہ اقبال کے تصور خودی پر مفصل لکھا۔ ایک کرم نامے میں تحریر فرماتے ہیں۔

> "۔۔۔ فقیر نے سب سے پہلے وحدۃ الشہود کے حوالے سے تصور خودی پر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس سے پہلے کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا تھا۔"

(مکتوب محررہ ۷ر ستمبر ۱۹۹۱ء از سکھر بنام راقم)

ناچیز کی خواہش اور آرزو ہے کہ "اعلیٰ حضرت پر حضرت مجدد کے فکری اثرات" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جائے کیونکہ جس قدر تحقیق آپ نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے حوالہ سے کی ہے، ہر دو حضرات کو پڑھا، سمجھا اور ان پر لکھا ہے تو اس بناء پر ہر دو مجددین کے حوالہ سے آپ کا حاصل مطالعہ ایک گراں قدر تحقیقی مقالہ کو وجود دے سکتا ہے۔۔۔ اور پھر مجددی اور رضوی دونوں نسبتیں آپ سے خاص ہیں اولاً "مشرباً" اور ثانیاً "مسلکاً"۔ آپ نقشبندی مجددی اور

قادری رضوی ہر دو سلسلوں کا سنگم بھی ہیں اور سنگ میل بھی' لیکن یہ آرزو ابھی تک پوری نہ ہو سکی۔ میرا خیال ہے اس موضوع پر کسی نے نہیں لکھا۔۔۔۔ لہٰذا کبھی طبع اس طرف مائل ہو تو ضرور لکھئے گا۔۔۔۔ ۱۹۷۵ء سے ستمبر ۱۹۹۱ء تک کہیں زیادہ مواد جمع ہوگیا ہوگا۔۔۔۔ اس سب مواد کی اشاعت و تبمضیں یقیناً حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر انسائیکلو پیڈیا کا حکم رکھے گی انشاء اللہ العزیز"۔

(مکتوب محررہ یکم ستمبر ۱۹۹۱ء از لاہور از راقم)

اب ہم حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالات و خدمات اور افکار پر حضرت مسعود ملت کی تحقیقی نگارشات کی تفصیلات پیش کرتے ہیں:۔

تصانیف

۱۔ سیرت مجدد الف ثانی — مطبوعہ' کراچی — ۱۹۸۳ء

۲۔ حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال — مطبوعہ' لاہور ۱۹۸۰ء

۳۔ حضرت مجدد الف ثانی (حالات و افکار) — زیر طبع' کراچی

۴۔ حضرت مجدد الف ثانی (حالات و خدمات) — زیر طبع' کراچی

مقالات:۔

۱۔ شیخ احمد سرہندی — ☆ماہنامہ معارف (اعظم گڑھ) — جون ۱۹۶۳ء تا فروری ۱۹۶۴ء

☆ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) — جنوری ۱۹۶۴ء تا اپریل ۱۹۶۴ء

☆ماہنامہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ — ۱۹۹۴ء

۲۔ علامہ اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی (الف) اقبال ریویو (کراچی) جنوری ۱۹۶۴ء

(ب) مخزن (ہالا)

۳۔ اقبال کے فلسفہ خودی میں مقام عبدیت' اقبال ریویو' کراچی — جولائی ۱۹۶۴ء

۴۔ شریعت و طریقت افکار اقبال کی روشنی میں' اقبال ریویو' کراچی — جنوری ۱۹۶۵ء

۵۔ حضرت مجدد مغرب میں — ماہنامہ فکر و نظر (اسلام آباد) — ستمبر ۱۹۶۵ء

۶۔ حضرت مجدد۔۔۔ غم اور ضبط غم — ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) — جون ۱۹۷۳ء

۷۔ حضرت مجدد الف ثانی محققین مغرب کی نظر میں' ماہنامہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ

Marfat.com

اگست ۱۹۹۱ء

مقدمات:-

۸۔ تجلیات امام ربانی از علامہ اختر شاہجہان پوری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۹۔ مکتوبات امام ربانی ماخذ ایمانیات کی حیثیت سے

از پروفیسر عبدالباری صدیقی، کراچی ۱۹۸۵ء

۱۰۔ تجلیات سرہند صاحبزادہ محمد عاشق حسین، شیخوپورہ ۱۹۸۵ء

۱۱۔ جواہر نقشبندیہ از محمد یوسف مجددی نوری اپریل ۱۹۹۰ء

اختصاص

میر سید علی قادری غمگین دہلوی

(۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء ——— ۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۴ء)

۱۹۵۸ء تا ۱۹۸۷ء

Marfat.com

میر سید علی غمگین دہلوی

برصغیر کے ممتاز عالم و عارف اور سلسلۂ قادریہ کے شیخ طریقت میر سید علی غمگین دہلوی اپنے وقت کے باکمال شاعر تھے، میر تقی میر، خواجہ میر درد اور مومن خاں مومن وغیرہ سے ان کا پایہ کسی طرح کم نہ تھا۔ ۱۱۹۵ھ / ۱۸۰۴ء میں دہلی میں پیدا ہوئے اور ۳ر صفرالمظفر ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۴ء کو گوالیار (بھارت) میں وصال فرمایا ــــ ابتداء میں آپ نے روایتی شاعری کی۔ پھر سلسلہ قادریہ سے منسلک ہونے کے بعد شاعری کا رنگ یکسر بدل گیا ــــ مرزا غالب جیسے شعراء آپ سے اکتساب فیض کرتے تھے ــــ ایام جوانی میں دیوان غزلیات "مخزن الاسرار" مدون کیا تھا۔ پھر آخری زمانے میں دیوان رباعیات "مکاشفات الاسرار" مدون کیا جس میں سترہ سو سے زیادہ اردو رباعیات ہیں۔ مرزا غالب کی فرمائش پر فارسی میں بعض رباعیات کی شرح لکھی جس کا نام "مراۃ الحقیقت" رکھا۔ اس کا واحد قلمی نسخہ حضرت مسعود ملت مخدوم و ممدوح قبلہ الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید عنایتہ کے پاس ہے ــــ غمگین دہلوی کے شاعرانہ کمالات مخفی تھے، سب سے پہلے علمی ادبی حلقوں میں حضرت مسعود ملت نے متعارف کرایا۔

غمگین دہلوی پر تحقیق کا آغاز ۱۹۵۵ء میں کیا۔ غمگین اکیڈمی گوالیار کے ڈائریکٹر حضرت رضا محمد حضرت جی مرحوم نے اس طرف متوجہ کیا۔ پہلے موصوف نے ہندوستان کے مشہور مؤرخ پنڈت جادو ناتھ سرکار کو لکھا مگر انہوں نے معاوضہ کے لئے خطیر رقم کا مطالبہ کیا جو ڈائریکٹر صاحب ادا نہ کرسکتے تھے ــــ اس لئے انہوں نے حضرت مسعود ملت کو لکھا اور انہوں نے بلا کسی ادنیٰ معاوضہ کے غمگین دہلوی پر تحقیق کا آغاز کیا اور مسلسل کئی مقالات قلم بند کئے۔ ابتداء میں اہل علم و ادب نے توجہ نہ دی کہ وہ اس نام ہی سے آشنا نہ تھے ــــ سب سے پہلے مولانا ماہر القادری مرحوم نے غمگین دہلوی پر پہلا مضمون ماہنامہ فاران (کراچی) میں شائع کیا اور پہلی مرتبہ غمگین کو میر، درد اور مومن کی صف میں شمار کیا ــــ اس کے بعد بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم نے ایک محققانہ مقالہ سہ ماہی اردو، کراچی میں شائع کیا۔ اس کے بعد ماہنامہ "برہان" دہلی اور ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ، ماہنامہ "نوائے ادب" بمبئی میں غمگین، دہلوی پر متعدد تحقیقی مقالات شائع ہوئے ــــ ڈاکٹر محمد عبداللہ مرحوم (پرنسپل اورینٹیل کالج، پنجاب یونیورسٹی لاہور) نے حضرت مسعود ملت کے

تعاون سے "غمگین دہلوی کے نام مرزا غالب کے غیر مطبوعہ فارسی خطوط" اور پٹنٹیل کالج میگزین' لاہور میں شائع کئے—— ڈاکٹر مولوی محمد شفیع مرحوم (چیئرمین شعبہ دائرہ المعارف الاسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی' لاہور) نے غمگین دہلوی پر ایک تحقیقی مقالہ "اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام" میں شامل کیا—— اس طرح غمگین دہلوی جو ادبی حلقوں میں غیر متعارف تھے' عالمی ادبی حلقوں میں متعارف ہوئے اور ان کی عظمت کا سکہ دلوں پر بیٹھا۔

غمگین دہلوی پر قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب' نے جو تحقیقات پیش کیں' اس کی تفصیلات ملاحظہ ہوں۔ یہ تحقیقات بجائے خود ایک مقالۂ ڈاکٹریٹ کے قائم مقام کہی جاسکتی ہیں جو پاک و ہند میں مقبول ہوئیں——

مضامین:۔

۱۔ غمگین دہلوی' ماہنامہ فاران (کراچی) ستمبر ۱۹۵۹ء
۲۔ حضرت غمگین غالب کی نظر میں' ماہنامہ اردو (کراچی) اکتوبر ۱۹۵۹ء

مقالات:۔

۳۔ حضرت غمگین شاہجہان آبادی' ماہنامہ اردو' کراچی' اپریل ۱۹۶۰ء
۴۔ حضرت غمگین شاہجہان آبادی' ماہنامہ برہان' دہلی' مئی تا جولائی ۱۹۶۰ء
۵۔ حضرت غمگین شاہجہان آبادی' برہان (دہلی) اپریل مئی ۱۹۶۱ء
۶۔ حضرت غمگین اور مرزا غالب کے جواب میں ان کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب
معارف' اعظم گڑھ مئی ۱۹۶۱ء
۷۔ میر سید علی غمگین' نوائے ادب' بمبئی' اپریل ۱۹۶۳ء
۸۔ رباعیات غمگین' لطیف' میرپور خاص' ۱۹۶۵ء
۹۔ میر سید علی غمگین' مشمولہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام' جلد دہم' دانشگاہ پنجاب لاہور
۱۹۸۳ء
۱۰۔ غمگین دہلوی' مشمولہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام' جلد ۱۴' ۱۹۸۷ء " " "

Marfat.com

اختصاص

امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز

سنہ ۱۲۷۲ھ / سنہ ۱۸۵۶ء ـــ سنہ ۱۳۴۰ھ / سنہ ۱۹۲۱ء

Marfat.com

شیخ العرب والعجم امام احمد رضا خان بریلوی

عالم اسلام کے مشہور معروف مفسر و محدث' فقیہ و مفتی' مدبر و سیاست دان' عالم و عارف امام احمد رضا خان ۱۰ر شوال المکرم ۱۲۷۲ھ/ ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء میں بریلی (بھارت) کو پیدا ہوئے اور ۲۵ر صفرالمظفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کو بریلی ہی میں وصال فرمایا--- آپ نے برصغیر کی مذہبی و سیاسی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا۔ آپ ۷۰ سے زیادہ علوم و فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں آپ کی ایک ہزار سے زیادہ تصانیف موجود ہیں--- اس عظیم شخصیت کو جدید علمی دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا' اس تابناک ہستی کو تعصب کے پردوں میں چھپا رکھا تھا--- حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے یہ پردے چاک کر کے امام احمد رضا کو پہلی مرتبہ جدید علمی دنیا میں متعارف کرایا--- ۱۹۷۰ء میں تحقیق کا آغاز کیا جو اب تک جاری ہے--- مرکزی مجلس رضا' لاہور' رضا اکیڈمی' لاہور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی سنی رضوی سوسائٹی ماریشس وغیرہ نے تصانیف کی اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا--- ۲۳ سالہ محنت شاقہ کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ آج دنیا کی بہت سی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا کے حالات و افکار پر کام ہو رہا ہے--- اور کچھ یونیورسٹیوں میں ہو چکا ہے--- امام احمد رضا پر پانچ فضلاء ڈاکٹریٹ کی ڈگری لے جا چکے ہیں اور دس افراد ایم فل کر چکے ہیں--- سردست دس یونیورسٹیوں میں کام ہو رہا ہے۔

حضرت مسعود ملت نے ایک نعرۂ مستانہ لگایا جو ساری دنیا میں سنا گیا--- وہ امام احمد رضا جن کی شخصیت و فکر سے ۱۹۷۰ء تک دنیا کے فضلاء بے خبر تھے آج باخبر ہیں اور تحقیق میں مصروف ہیں۔

امام احمد رضا پر حضرت مسعود ملت نے گزشتہ ۲۳ برس میں جو کام کیا ہے' اب ہم اس کی تفصیلات پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ تصنیفات و تالیفات

نمبر شمار	عنوان	تاریخ تصنیف/ اشاعت	مقام اشاعت
۱۔	فاضل بریلوی اور ترک موالات	مطبوعہ ۱۹۷۱ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۲۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	مطبوعہ ۱۹۷۳ء،	مرکزی مجلس رضا، لاہور، مبارکپور
۳۔	عاشق رسول	مطبوعہ ۱۹۷۶ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۴۔	حیات فاضل بریلوی	مطبوعہ ۱۹۷۸ء	مکتبہ قادریہ، لاہور
۵۔	مولانا احمد رضا خاں بحیثیت سیاستدان	مطبوعہ ۱۹۷۹ء	اسلام آباد
۶۔	مولانا احمد رضا خاں بریلوی	مطبوعہ ۱۹۷۹ء	لاہور، سیالکوٹ، اسلام آباد، بمبئی
۷۔	گناہ بے گناہی	مطبوعہ ۱۹۸۱ء	لاہور، کراچی، حیدر آباد سندھ، مبارکپور
۸۔	اکرام امام احمد رضا	مطبوعہ ۱۹۸۱ء	مرکزی مجلس رضا، لاہور
۹۔	اجالا	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	لاہور، کراچی، حیدر آباد سندھ، مبارکپور
۱۰۔	امام احمد رضا اور عالم اسلام	مطبوعہ ۱۹۸۳ء	ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۱۔	امام احمد رضا اور حرکت زمین	مطبوعہ ۱۹۸۴ء	ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۲۔	دائرۃ معارف امام احمد رضا	مطبوعہ ۱۹۸۴ء	ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۱۳۔	حیات امام اہل سنت	مطبوعہ ۱۹۸۴ء	لاہور، کراچی، ساہیوال، مبارکپور
۱۴۔	رہبر و رہنما	۱۹۸۷ء	لاہور، کراچی، واہ کینٹ، دہلی
۱۵۔	حیات امام احمد رضا بریلوی	مؤلفہ ۱۹۸۷ء	غیر مطبوعہ
۱۶۔	غریبوں کے غم خوار	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	لاہور، صادق آباد، کراچی، بمبئی
۱۷۔	سرتاج الفقہاء	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۱۸۔	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	مطبوعہ ۱۹۹۰ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۱۹۔	گویا دبستاں کھل گیا	مطبوعہ ۱۹۹۱ء	مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور
۲۰۔	امام احمد رضا اور عالمی جامعات	مطبوعہ ۱۹۹۱ء،	لاہور، صادق آباد، کراچی، نئی دہلی

Marfat.com

۲۱ امام احمد رضا محدث بریلوی مطبوعہ ۱۹۹۳ء کراچی، لاہور

۲۔ انگریزی مقالات

۲۲۔ The Neglected Genius of the East (عبقری الشرق) مطبوعہ ۱۹۷۸ء

لاہور، کراچی، کانپور، انگلستان، افریقہ

۳۔ انگریزی مضامین

۲۳۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں ماہنامہ دی مسیج انٹرنیشنل، اکتوبر نومبر ۱۹۸۷ء، کراچی

۲۴۔ امام احمد رضا خاں بریلوی ماہنامہ اسلامک ٹائمز اگست ۱۹۸۸ء انگلستان

۲۵۔ امام احمد رضا اور مسئلہ اذان ثانی ۱۹۸۸ء غیر مطبوعہ

۲۶۔ ماہ و سال مجلّہ معارف رضا ستمبر ۱۹۸۸ء کراچی

۲۷۔ کرانیکل آف امام احمد رضا مجلّہ معارف رضا ستمبر ۱۹۹۰ء کراچی

۴۔ مقالات برائے انسائیکلوپیڈیا

۲۸۔ رضا بریلوی برائے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (جلد دہم) پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۷۵ء لاہور

۲۹۔ رضا بریلوی برائے شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا ۱۹۷۶ء لاہور

۳۰۔ احمد رضا خاں بریلوی برائے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (سپلیمنٹ والیوم)

۱۹۸۲ء پیرس (فرانس)

۳۱۔ احمد رضا خاں بریلوی برائے انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن مئی ۱۹۹۰ء تہران (ایران)

۳۲۔ احمد رضا خاں بریلوی برائے مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ مئی ۱۹۹۰ء عمان

(اردن)

۵۔ تصانیف و مقالات کے تراجم

عنوان	مترجم	زبان	سنہ تالیف/ مقام تالیف/ اشاعت طباعت
۳۳۔ اجالا	☆مولانا محمد عبدالرسول گمی بلوچ قادری	سندھی	۱۹۸۷ء کراچی
	☆پروفیسر ایم خطاب	انگریزی	۱۹۸۷ء کراچی، انگلستان

☆پروفیسر عبدالقادر　انگریزی　۱۹۸۸ء کراچی

☆　ہندی　اکتوبر ۱۹۹۱ء، پورنیہ بہار

افکار حق اکیڈمی پورنیہ بہار

۳۴۔ حیات امام اہل سنت　مولانا محمد عبدالرسول گمسی بلوچ قادری، سندھی ۱۹۸۷ء کراچی

۳۵۔ رہبر و رہنما☆پروفیسر نگار عرفانی چشتی صابری، انگریزی ۱۹۸۸ء پاکستان، ہندوستان، افریقہ

☆پروفیسر عبدالقادر　انگریزی　۱۹۸۸ء　کراچی

☆پروفیسر نگار عرفانی چشتی، انگریزی　۱۹۸۸ء　کراچی، ڈربن

☆الحاج خالد علی خان، ہندی　بریلی شریف

☆　فرانسیسی　۱۹۹۳ء　بریلی شریف

۳۶۔ گناہ بے گناہی☆مولانا محمد مومن رضوی سندھی　۱۹۸۸ء　حیسر ضلع تھرپاکر، سندھ

☆پروفیسر عبدالقادر　انگریزی　۱۹۹۰ء　کراچی

☆سرتاج حسین ایڈووکیٹ ہندی　اکتوبر ۱۹۹۱ء بریلی شریف

۳۷۔ فاضل بریلوی اور ترک موالات، مولانا محمد مومن رضوی، سندھی، حیسر ضلع تھرپارکر سندھ

۳۸۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، پروفیسر عبدالرشید، انگریزی بھارت

۳۹۔ احمد رضا خاں بریلوی　رضا اللہ عارف نوشاہی، فارسی ۱۹۹۱ء تہران

(برائے انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا فاؤنڈیشن)

۴۰۔ احمد رضا خاں بریلوی، مولانا ممتاز احمد سدیدی، عربی ۱۹۹۱ء عمان

(برائے مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ)

۴۱۔ الشیخ احمد رضا خاں البریلوی، مولانا محمد عارف اللہ مصباحی، عربی ۱۹۹۱ء لاہور

۴۲۔ احمد رضا خاں بریلوی، علامہ محمد نصراللہ خاں، عربی ۱۹۹۱ء کراچی

۴۳۔

۴۴۔ گویا دبستان کھل گیا، پروفیسر زین الدین صدیقی، انگریزی ۱۹۹۲ء ڈربن (جنوبی افریقہ)

Marfat.com

۴۵۔ غریبوں کے غم خوار' جاوید اقبال نورانی' سندھی ۱۹۹۲ء ٹنڈو جام سندھ
۴۶۔ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی' پروفیسر رحمت اللہ' انگریزی ۱۹۹۳ء

۶۔ اخبارات و رسائل کے لئے مضامین و مقالات

۴۷۔ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں بریلوی ماہنامہ ترجمان اہل سنت' کراچی
مارچ ۱۹۷۳ء
۴۸۔ تحریک پاکستان پر فاضل بریلوی کے اثرات' ماہنامہ فیض رضا' فیصل آباد'
مارچ ۱۹۷۴ء
۴۹۔مولانا احمد رضا خاں بریلوی' روزنامہ آفاق ۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۴ء لاہور
۵۰۔اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری' روزنامہ المجاہد ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء کانپور
۵۱۔حیات فاضل بریلوی' مشمولہ رسالہ "الاستمداد" ۱۹۷۶ء لاہور
۵۲۔مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف' روزنامہ جنگ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
۵۳۔مولانا احمد رضا خاں کے خلفاء' روزنامہ جنگ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
۵۴۔مولانا احمد رضا خاں بریلوی' روزنامہ جنگ ۱۹ فروری ۱۹۷۷ء کراچی
۵۵۔مولانا احمد رضا خاں بریلوی' ہفت روزہ افق ۲۲ تا ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء کراچی
۵۶۔جہان رضا' ماہنامہ ضیائے حرم ستمبر ۱۹۷۹ء لاہور
۵۷۔مقدمہ خیابان رضا' ماہنامہ رضائے مصطفیٰ جنوری ۱۹۸۰ء گوجرانوالہ
۶۸۔اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی' ہفت روزہ اخبار جہاں' ۱۴ تا ۲۵ر جنوری ۱۹۸۰ء' کراچی
۶۹۔احمد رضا خاں بریلوی' ماہنامہ فکر و نظر اپریل' مئی' جون ۱۹۸۰ء اسلام آباد
۷۰۔جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا' ماہنامہ اشرفیہ اگست ستمبر ۱۹۸۰ء کراچی' مبارکپور
۷۱۔ جدید و قدیم سائنسی افکار و نظریات اور امام احمد رضا معارف رضا ۱۹۸۰ء کراچی
۷۲۔ حیاۃ مبارکہ احمد رضا خاں "مشمولہ ۱۴ ویں صدی کے مجدد" ۱۹۸۰ء لاہور
۷۳۔ امام احمد رضا کی فصاحت و بلاغت اور علمائے حرمین میں آپ کی مقبولیت

	روزنامہ امن	۳؍ جنوری ۱۹۸۱ء کراچی
۷۴۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، ماہنامہ دور جدید		فروری ۱۹۸۱ء
۷۵۔ عاشق رسول	ماہنامہ اشرفیہ	مارچ ۱۹۸۱ء مبارکپور
۷۶۔ نظریہ حرکت زمین اور اعلیٰ حضرت، ہفت روزہ الہام، ۷ تا ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء، بہاولپور		
۷۷۔ عالمی جامعات اور امام احمد رضا	معارف رضا	ستمبر ۱۹۸۲ء کراچی
۷۸۔ حیاۃ مبارکہ اعلیٰ حضرت	ماہنامہ قومی آواز	۸۳-۱۹۸۲ء دہلی
۷۹۔ اعلیٰ حضرت اور زبان عربی	ماہنامہ ضیائے حرم	جنوری ۱۹۸۳ء لاہور
۸۰۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں	ماہنامہ صبح نور	فروری ۱۹۸۳ء سیالکوٹ
۸۱۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی	روزنامہ انقلاب	جمعہ ایڈیشن ۱۹۸۳ء بمبئی
۸۲۔ حیاۃ امام احمد رضا	مشمولہ "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری"	۱۹۸۴ء کراچی
۸۳۔ اجالا	ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف	اکتوبر ۱۹۸۴ء تا مئی ۱۹۸۵ء
۸۴۔ امام احمد رضا اہل علم و دانش کی نظر میں معارف رضا		ستمبر ۱۹۸۵ء کراچی
۸۵۔ ماہ و سال مشمولہ امام احمد رضا اور ان کے مخالفین ۱۹۸۵ء پاکستان، ہندوستان، انگلستان افریقہ		
۸۶۔ کنز الایمان پر پابندی کیوں؟، ماہنامہ ترجمان اہل سنت، اکتوبر ۱۹۸۵ء، چاٹگام (بنگلہ دیش)		
۸۷۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی	برائے ہجری کونسل	۱۹۸۶ء اسلام آباد
۸۸۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا	روزنامہ حریت	۳۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء
۸۹۔ امام احمد رضا ایک نظر میں	معارف رضا	ستمبر ۱۹۸۶ء کراچی
۹۰۔ رہبر و رہنما	ماہنامہ استقامت، کانپور	جون ۱۹۸۷ء
۹۱۔ فتاویٰ رضویہ اور ڈاکٹر بلیان	معارف رضا	ستمبر ۱۹۸۷ء کراچی
۹۲۔ امام احمد رضا ایک صاحب بصیرت مدبر و سیاستدان ماہنامہ منہاج القرآن		اکتوبر ۱۹۸۷ء لاہور

Marfat.com

۹۳۔ امام احمد رضا ایک صاحب بصیرت تدبر و سیاستدان ماہنامہ منہاج القرآن
فروری ۱۹۸۸ء لاہور

۹۴۔ حیات امام احمد رضا' ماہ و سال کے آئینے میں مشمولہ ستمبر ۱۹۸۸ء پشاور
"عشق مصطفیٰ اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی"

۹۵۔ امام احمد رضا کے ماہ و سال روزنامہ انقلاب ۳ر اکتوبر ۱۹۸۸ء' بمبئی

۹۶۔ امام احمد رضا کی اصلاحی مہم روزنامہ ہندوستان ۸ر اکتوبر ۱۹۸۸ء' بمبئی

۹۷۔ امام احمد رضا ایک نظر میں روزنامہ ہندوستان ۸ر اکتوبر ۱۹۸۸ء' بمبئی

۹۸۔ اعلیٰ حضرت ایک نظر میں روزنامہ اردو ٹائمز ۸ر اکتوبر ۱۹۸۸ء' بمبئی

۹۹۔ اعلیٰ کی دینی حمیت و سیاسی بصیرت' ہفت روزہ اخبار عالم' ۱۵ر اکتوبر ۱۹۸۸' بمبئی

۱۰۰۔ حیات امام احمد رضا ماہ و سال کے آئینے میں مشمولہ "مشغلۃ الارشاد" ۱۹۸۸ء' لاہور

۱۰۱۔ ماہ و سال مشمولہ "پاک و ہند میں تحریک احیائے اسلام" ۱۹۸۸ء ڈربن
(جنوبی افریقہ)

۱۰۲۔ امام احمد رضا' علمائے حرمین اور علمائے دیوبند ماہنامہ قاری' دہلی
(امام احمد رضا نمبر) اپریل ۱۹۸۹ء

۱۰۳۔ امام احمد رضا اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی' معارف رضا ستمبر ۱۹۸۹ء کراچی

۱۰۴۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے اصلاحی کارنامے' ماہنامہ زجاج' گجرات
ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء

۱۰۵۔ امام احمد رضا اور تجدید و اصلاح' ماہنامہ حجاز جدید' ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء' نئی دہلی

۱۰۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی' ماہنامہ ماہ طیبہ' سیالکوٹ ستمبر ۱۹۹۰ء

۱۰۷۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات' ماہنامہ حجاز جدید' دہلی مئی جون ۱۹۹۱ء

۱۰۸۔ امام احمد رضا اور بدعات کا خاتمہ ماہنامہ نور مصطفیٰ جون ۱۹۹۱ء پٹنہ (بہار)

۱۰۹۔ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ' مجلہ رضا کانفرنس ستمبر ۱۹۹۱ء کراچی

۱۱۰۔ امام احمد رضا بریلوی ماہنامہ نوائے انجمن ستمبر ۱۹۹۱ء لاہور

۱۱۱۔ امام احمد رضا کے ماہ و سال ماہنامہ حجاز جدید نومبر ۱۹۹۱ء نئی دہلی

۱۱۲۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات' ماہنامہ حجاز جدید' دہلی مئی جون ۱۹۹۱ء

Marfat.com

۱۱۳۔ گناہ بے گناہی، ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف ستمبر تا نومبر ۱۹۹۰ء

۱۱۴۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، ماہنامہ فیضان مدینہ اگست ۱۹۹۲ء خانیوال

۱۱۵۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ حجاز جدید اگست ۱۹۹۲ء نئی دہلی

۱۱۶۔ امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ماہنامہ رہنمائے دکن (امام احمد رضا نمبر)

۱۹۹۲ء، حیدر آباد (دکن)

۱۱۷۔ کنزالایمان کا ادبی جائزہ معارف رضا ۱۹۹۲ء کراچی

۱۱۸۔ امام اہل سنت ماہنامہ رہنمائے دکن، ۱۹۹۳ء حیدر آباد دکن

۱۱۹۔ امام احمد رضا کی جدت پسندی اور اصلاح معاشرہ، مسلم ٹائمز (امام احمد رضا نمبر)،

اگست ۱۹۹۳ء بمبئی

۱۲۰۔ شہزادۂ امام احمد رضا مفتی اعظم ہند، پندرہ روزہ ندائے اہل سنت

لاہور، ۱۶ر تا ۲۳ر مئی ۱۹۹۳ء

۱۲۱۔ امام اہل سنت، ماہنامہ رہنمائے دکن اگست ۱۹۹۳ء حیدر آباد (دکن)

۱۲۲۔ گفتنی ناگفتنی، ماہنامہ اشرفیہ اگست ۱۹۹۳ء مبارکپور

۱۲۳۔ فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے خلاف سازشیں، ماہنامہ رضائے مصطفیٰ اکتوبر ۱۹۹۳ء

گوجرانوالہ

۷۔ تقدیمات

مصنف/مولف	عنوان	سن اشاعت/ تالیف	مقام تالیف/ طباعت
۱۲۴۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	فاضل بریلوی اور ترک موالات	جنوری ۱۹۷۱ء	لاہور
۱۲۵۔ ملک شیر محمد اعوان	امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری	۱۹۷۳ء	لاہور
۱۲۶۔ مولانا عبدالحکیم شرف قادری	تذکرۂ اکابر اہل سنت	۱۹۷۷ء	لاہور
۱۲۷۔ مولانا اختر الحامدی	امام نعت گویاں	۱۹۷۷ء	لاہور
۱۲۸۔ مولانا محمد مرید احمد چشتی	جہان رضا (اول و دوم)	۱۹۷۷ء	لاہور
۱۲۹۔ میاں محمد صادق قصوری	خلفائے اعلیٰ حضرت	۱۹۷۷ء	لاہور
۱۳۰۔ مولانا محمد یسین اختر مصباحی	امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات	۱۹۷۸ء	لاہور

۱۳۱۔ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں ملفوظات مجدد مائتہ حاضرہ ۱۹۷۸ء لاہور

۱۳۲۔ امام احمد رضا خاں بریلوی دوام العیش فی الائمۃ من قریش ۱۹۷۹ء لاہور

۱۳۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد گناہ بے گناہی ۱۹۸۰ء کراچی

۱۳۴۔ امام احمد رضا خاں بریلوی حاشیہ رسالہ در علم لوگارثم ۱۹۸۰ء کراچی

۱۳۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد حیات امام اہل سنت فروری ۱۹۸۱ء لاہور

۱۳۶۔ امام احمد رضا خاں بریلوی فوز مبین در رد حرکت زمین ۱۹۸۳ء کراچی

۱۳۷۔ ڈاکٹر حسن رضا خاں فقیہہ اسلام ۱۹۸۴ء کراچی

۱۳۸۔ خواجہ انجم نظامی امام احمد رضا دانشوروں کی نظر میں ۱۹۸۶ء جہلم

۱۳۹۔ امام احمد رضا خاں بریلوی الدولتہ المکیہ ۱۹۸۷ء لاہور

۱۴۰۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی کنزالایمان تفاسیر کی روشنی میں ۱۹۸۸ء لاہور

۱۴۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اجالا ۱۹۸۳ء کراچی

۱۴۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد گویابستان کھل گیا ۱۹۸۹ء لاہور

۱۴۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سرتاج الفقہاء ۱۹۹۰ء لاہور

۱۴۴۔ محمد عبدالستار طاہر کنزالایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں ۱۹۸۹ء لاہور

۱۴۵۔ پروفیسر فیاض احمد کاوش، مختصر سوانح امام اہلسنت امام احمد رضا، اپریل ۱۹۹۰ء

صادق آباد

۱۴۶۔ محمد احمد مصباحی امام احمد رضا اور تصوف مبارکپور، لاہور

۱۴۷۔ مفتی محمد مکرم احمد دہلوی فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ رشیدیہ کا تقابلی جائزہ کراچی

۱۴۸۔ مولانا اقبال احمد اختری شہزادۂ اعلیٰ حضرت جولائی ۱۹۹۰ء کراچی

۱۴۹۔ خواجہ اشرف انجم نظامی ثنائے مصطفیٰ در انداز امام احمد رضا اکتوبر ۱۹۹۰ء لاہور

۱۵۰۔ مولانا کوثر نیازی امام احمد رضا خاں بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت

نومبر ۱۹۹۰ء کراچی

۱۵۱۔ ڈاکٹر لیاقت علی خاں نیازی قرآن، سائنس اور امام احمد رضا ۱۹۹۰ء جہلم

۱۵۲۔ امام احمد رضا خاں بریلوی شذرات برائے کنزالایمان نومبر ۱۹۹۱ء واہ کینٹ

۱۵۳۔ مولانا اقبال احمد اختری، امام احمد رضا اور ڈاکٹر سر ضیاء الدین، نومبر ۱۹۹۱ء کراچی

۱۵۴۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری، البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، دسمبر ۱۹۹۱ء لاہور

۱۵۵۔ بشیر حسین ناظم تضمین پر تسکین بر سلام رضا ۱۹۹۲ء اسلام آباد

۱۵۶۔ سید شاہد علی نورانی، امام احمد رضا بریلوی کی علمی خدمات۔۔ ایک جائزہ، ۱۹۹۲ء، لاہور

۱۵۷۔ مولانا سید عبدالرحمٰن قادری رضوی افتائے حرمین کا تازہ عطیہ، ۱۹۹۲ء، لاہور

۱۵۸۔ مولانا کوکب نورانی دیوبند سے بریلی تک ۱۹۹۲ء لاہور

۱۵۹۔ مولانا محمد احمد مصباحی جدالممتار کا تعارف جولائی ۱۹۹۲ء مبارکپور

۱۶۰۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی امام احمد رضا کی نثر نگاری نومبر ۱۹۹۲ء لاہور

۱۶۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد امام احمد رضا خاں محدث بریلوی جنوری ۱۹۹۳ء لاہور

۱۶۲۔ مولانا اقبال احمد اختری پردہ اٹھتا ہے مارچ ۱۹۹۳ء لاہور

۱۶۳۔ علامہ محمد فیض احمد اویسی شرح حدائق بخشش نومبر ۱۹۹۳ء بہاولپور

۸۔ پیش لفظ

۱۶۴۔ مولانا محمد مرید احمد چشتی خیابان رضا ۱۹۸۲ء لاہور

۱۶۵۔ امام احمد رضا خاں بریلوی شریعت و طریقت ۱۹۸۳ء کراچی

۱۶۶۔ مولانا حسنین رضا خاں سیرت اعلیٰ حضرت (یادگار حسنین) ۱۹۸۳ء کراچی، بریلی، ماریشس (افریقہ)

۱۶۷۔ پروفیسر محمد شکیل اوج امام احمد رضا (کوئز) ۱۹۸۴ء کراچی

۱۶۸۔ اعجاز اشرف انجم رضوی افکار رضا ۱۹۸۵ء لاہور

۱۶۹۔ پروفیسر محمد صدیق پروفیسر حاکم علی ۱۹۸۶ء لاہور

۱۷۰۔ صاحبزادہ محمد نورالمصطفیٰ ذکر رضا ستمبر ۱۹۸۷ء خانقاہ ڈوگراں

۱۷۱۔ مولانا صابر حسین شاہ بخاری امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں ۱۹۸۸ء واہ کینٹ

۱۷۲۔ مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی تذکرۂ مشائخ سلسلہ رضویہ ۱۹۸۸ء بنارس، لاہور

۱۷۳۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان اعلیٰ حضرت بریلوی کی نعتیہ شاعری ۱۹۹۴ کراچی

۹۔ تبصرے

۱۷۴۔ مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں

Marfat.com

۱۹۷۷ء الہ آباد

۱۷۵۔ مفتی شجاعت علی قادری مجدد الامتہ ۱۹۷۹ء کراچی

۱۷۶۔ خلیل احمد رانا انوار قطب مدینہ ۱۹۸۷ء لاہور

۱۷۷۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی کلام رضا کے نئے تنقیدی زاویے ۱۹۸۸ء بریلی

۱۰۔ مکاتیب

۱۷۸۔ مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی مقدمہ امام اہل سنت ۱۹۸۱ء الہ آباد

۱۷۹۔ مولانا افتخار احمد قادری مقدمہ گناہ بے گناہی ۱۹۸۱ء الہ آباد

۱۸۰۔ مولانا محمد یٰسین اختر مصباحی ماہنامہ حجاز جدید اگست ۱۹۸۸ء نئی دہلی

۱۸۱۔ مولانا محمد احمد مصباحی ماہنامہ اشرفیہ دسمبر ۱۹۸۸ء مبارکپور

۱۸۲۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی ماہنامہ سنی دنیا ۱۹۸۸ء بریلی شریف

۱۸۳۔ مولانا عبدالنعیم عزیزی سنی دنیا مارچ ۱۹۹۰ء بریلی شریف

۱۸۴۔ مولانا عبدالمجتبیٰ قادری رضوی جنوری ۱۹۹۰ء بنارس

نوٹ:۔ مکاتیب کا تو ایک طویل سلسلہ ہے جس کی تفصیل یہاں محال ہے۔ "مکاتیب مسعودی" کے عنوان سے احقر کام کر رہا ہے۔

۱۱۔ پیغامات

۱۸۵۔ برائے یوم رضا مرکزی مجلس رضا، لاہور مشمولہ "پیغامات یوم رضا"
مرتبہ حاجی مقبول احمد قادری ۱۹۷۲ء لاہور

۱۸۶۔ برائے مجلس مذاکرہ "فاضل بریلوی اور تخلیق نظریہ پاکستان" منعقدہ خالقدینا ہال
۲۹ مارچ ۱۹۷۴ء کراچی

۱۸۷۔ برائے ماہنامہ مجلس رضا فروری ۱۹۸۵ء مانچسٹر (انگلستان)

۱۲۔ زیر نگرانی لکھے جانے والے مقالات

۱۸۸۔ یادگار حسنین مرتبہ سید مظہر قیوم بی ایس سی، مطبوعہ ۱۹۸۴ء کراچی

۱۸۹۔ کنزالایمان اور دیگر اردو معروف تراجم مرتبہ پروفیسر مجید اللہ قادری

Marfat.com

غیر مطبوعہ ۱۹۸۸ء کراچی

۱۹۰۔ آئینہ رضا یعنی تعارف رضویات یعنی آئینہ رضویات جلد اول، مطبوعہ ۱۹۸۹ء، کراچی
(مرتبین: پروفیسر مجید اللہ قادری، سید وجاہت رسول قادری)

۱۹۱۔ فتاویٰ رضویہ کی سیاسی اہمیت پروفیسر اسحاق مدنی ۱۹۹۰ء کراچی

۱۹۲۔ امام احمد رضا وادی مہران میں محمد اقبال احمد انصاری ۱۹۹۰ء کراچی

۱۹۳۔ بریلوی تحریک ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک ڈاکٹر اوشا سانیال ۱۹۹۰ء کولمبیا یونیورسٹی امریکہ

۱۹۴۔ آئینہ رضویات (جلد دوم) مرتبہ محمد عبدالستار طاہر ستمبر ۱۹۹۳ء کراچی

۱۹۵۔ کنزالایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں مرتبہ محمد عبدالستار طاہر جنوری ۱۹۹۴ء لاہور

۱۹۶۔ امام احمد رضا پر تحقیق کا آغاز و ارتقاء-- پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے نام مکتوبات کے آئینے میں (جلد اول) مرتبہ محمد عبدالستار طاہر متوقع اشاعت ستمبر ۱۹۹۵ء کراچی

۱۹۷۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی-- سوالات جوابات کے آئینے میں شائستہ زریں، کراچی (زیر طبع)

۱۳۔ زیر تدوین نگارشات

۱۹۸۔ حیات امام احمد رضا خان بریلوی (بسیط سوانح) کراچی

۱۹۹۔ امام احمد رضا، مکتوبات کے آئینے میں کراچی

۲۰۰۔ انتخاب حدائق بخشش، ۱۹۹۴ء کراچی

نوٹ:۔ امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری کا یہ انتخاب آج کل کتابت کی منزل سے گزر رہا ہے۔ انشاء اللہ اس کا عکسی ڈیلکس ایڈیشن سرہند پبلی کیشنز، کراچی زر کثیر صرف کر کے ۱۹۹۴ء کے آخر تک شائع کرے گا۔ یہ انتخاب ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا اور اس میں مندرجہ ذیل مقالات شامل ہوں گے۔

۲۰۱۔ حضرت رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری

۲۰۲۔ حضرت رضا بریلوی کی نعتیہ شاعری اپنے آئینے میں

۲۰۳۔ تعارف حضرت رضا بریلوی

۲۰۴۔ ارمغان رضا (فارسی کلام کا انتخاب)

نوٹ:۔ یہ انتخاب پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (کوئٹہ) اور خضر نوشاہی کے مقدمہ کے ساتھ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی شائع کر رہا ہے۔

Marfat.com

اختصاص

حضرت مفتئ اعظم شاہ محمّد مظہراللّٰہ نقشبندی مجددی

دہلوی علیہ الرحمہ

(١٣٠٣ھ/١٨٨٦ء --- ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء)

١٩٦٨ء تا ١٩٩٠ء

Marfat.com

مفتئ اعظم شاہ محمدؐ مظہراللہ علیہ الرحمہ

برصغیر کے مشہور و معروف عالم و عارف، مفتی و فقیہ حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ علیہ الرحمہ ۱۵ر رجب ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۴ر شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء کو دہلی میں وصال فرمایا--- اپنے عہد کے جلیل القدر عالم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ وقت تھے--- علم و دانش اور سادگی و خاموشی آپ کا طرۂ امتیاز تھا--- تقریباً ۶۵ سال تک فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے--- آپ کے فتاویٰ اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہیں--- آپ کی بے نیازانہ فطرت نے نہ کسی بادشاہ کی دعوت قبول کی اور نہ کسی نواب کی۔

حضرت مسعود ملت نے ۱۹۶۶ء میں آپ پر تحقیق کا آغاز کیا اور مسلسل چار برس محنت کر کے حضرت مفتی اعظم کے منتشر حالات، فتاویٰ، مکتوبات، مواعظ و رسائل جمع کر کے ۱۹۷۰ء تک تقریباً سات کتابیں شائع کیں۔ مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے جد امجد حضرت فقیہ الہند محمد مسعود شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فتاویٰ بھی جمع کئے جو ۱۹۷۸ء میں کراچی سے شائع ہوئے--- اس کے علاوہ مفتی اعظم پر متعدد مقالات و رسائل لکھے--- مظہریات پر اب تک دس کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

ہمارے مخدوم و ممدوح حضرت مسعود ملت الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ' العالی پر حضرت مفتی اعظم کی خاص نظر تھی۔ آپ کو دعاؤں سے نوازا اور ۱۹۵۳ء میں آپ کی علمی و روحانی ترقیوں کے لئے اپنے مکتوبات میں پیش گوئی فرمائی جو آج ہمارے سامنے ہے، مکتوبات شریف سے چند کلمات ملاحظہ ہوں:۔

☆ مولیٰ تعالیٰ تم سے میری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور مخلوق کو تمہاری دینی خدمت سے بہرہ ور کرے--- (۱۹۴۹ء)

☆ مولیٰ تعالیٰ تمہیں تمہارے جدامجد کا مظہر بنائے--- (۱۱ر مئی ۱۹۶۱ء)

☆ مجھے امید ہے کہ اپنے بھائیوں سے سبقت لے جاؤ گے اور اپنے اجداد کا نمونہ ثابت ہوگے--- (۲۵ر فروری ۱۹۵۳ء)

قبلہ پروفیسر صاحب کا دل خانقاہی تعصبات سے پاک ہے۔ انہوں نے بیک وقت

قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، شطاریہ سلاسل کے بزرگوں پر کام کیا ہے اور پاک و ہند کے علمی جرائد میں مقالات و مضامین شائع کرائے۔ الحمدللہ اب زندگی کے شب و روز حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے لئے مختص کر دیئے ہیں، جیساکہ آپ نے گزشتہ صفحات میں اختصاص سیرت کے ذیل میں ملاحظہ فرمایا۔

قادریہ بزرگوں میں میر سید علی غمگین دہلوی کے علاوہ سرفہرست، ثانی ابوحنیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ ہیں --- نقشبندیہ اکابر میں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، خواجہ خورد حضرت خواجہ محمد عبداللہ دہلوی، شاہ محمد مسعود محدث دہلوی، حضرت خواجہ رکن الدین الوری، علامہ مفتی محمد محمود الوری اور حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ نقشبندی مجددی رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔ چشتیہ بزرگوں میں حضرت جمال الدین، ہانسوی الخطیب علیہ الرحمہ اور شطاریہ اولیاء میں حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ ہیں۔

حضرت مفتی اعظم مظہراللہ علیہ الرحمہ حضرت مسعود ملت کے والد بزرگوار ہونے کے ساتھ ساتھ استاد معظم اور مرشد پاک بھی ہیں --- مذکورہ نسبتوں کو حضرت مسعود مآب نے جس احسن طریق پر نبھایا ہے وہ اظہر من الشمس ہے --- آیئے حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے مرید و مراد اور نازش اسلاف نور نظر کی قلمی بو قلمونیوں کا نظارہ کرتے ہیں۔

تالیفات:-

۱۔	مظہرالاخلاق	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ	کراچی ۱۹۶۸ء
۲۔	ارکان دین	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ	کراچی ۱۹۶۹ء
۳۔	مکاتیب مظہری	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحم	کراچی ۱۹۶۹ء
۴۔	مواعظ مظہری	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ	کراچی ۱۹۶۹ء
۵۔	فتاویٰ مظہری	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ	کراچی ۱۹۷۰ء
۶۔	مظہرالعقائد	مفتی محمد مظہراللہ دہلوی علیہ الرحمہ	سیالکوٹ ۱۹۷۶ء
۷۔	فتاویٰ مسعودی	شاہ محمد مسعود علیہ الرحمہ (جدامجد)	سیالکوٹ ۱۹۷۸ء
۸۔	دائمی تقویم	مولانا محمد منظور احمد علیہ الرحمہ (فرزند دلبند)	کوئٹہ ۱۹۶۷ء

Marfat.com

مدینتہ العلم دار العلوم مجددیہ
نور آباد - فتح گڑھ - سیالکوٹ

تصنیفات:-

۱۔ تذکرۂ مظہر مسعود — کراچی ۱۹۶۹ء

۲۔ حیات مظہریہ — بزم ارباب طریقت — لاہور ۱۹۷۰ء

۳۔ حیات مظہری — کراچی ۱۹۷۴ء

مقالات:-

۴۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مظہراللہ — ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف (اولیائے نقشبند نمبر) ۱۹۷۹ء

۵۔ شاہ محمد مظہراللہ — افق، کراچی جون ۱۹۸۰ء

۶۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ دہلوی — تحقیقی مقالہ برائے "پچاس بڑے مسلمان" مرتبہ میاں محمد صادق قصوری (غیر مطبوعہ)

مضامین:-

۷۔	حضرت مفتی اعظم محمد مظہراللہ	سعادت	فیصل آباد	۱۹۶۸ء
۸۔	حضرت مفتی محمد مظہراللہ	پیام مشرق	دہلی	۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء
۹۔	مفتی محمد مظہراللہ	الہام	بہاولپور	۱۴ اگست ۱۹۷۵ء
۱۰۔	مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ	ترجمان اہل سنت کراچی		ستمبر ۱۹۷۸ء
۱۱۔	مفتی اعظم شاہ محمد مظہراللہ	نور الحبیب	بصیرپور	نومبر ۱۹۷۸ء
۱۲۔	مفتی مظہراللہ دہلوی	غیر مطبوعہ		اپریل ۱۹۸۲ء
۱۳۔	مفتی اعظم	سنی دنیا	بریلی شریف	اکتوبر ۱۹۹۰ء

پیش لفظ:-

۱۴۔	محمد مظہراللہ، مفتی	مظہرالاخلاق	مطبوعہ کراچی	۱۹۶۸ء
۱۵۔	محمد مظہراللہ، مفتی	ارکان دین	مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
۱۶۔	محمد مظہراللہ، مفتی	مظہرالعقائد	لاہور	۱۹۷۶ء

۱۷۔ محمد مظہراللہ، مفتی — مقدمہ و تفسیر و ترجمہ سورۂ یاسین شریف، غیر مطبوعہ

Marfat.com

مقدمات:۔

۱۸۔	محمد مظہراللہ، مفتی	مکاتیب مظہری	مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
۱۹۔	محمد مظہراللہ، مفتی	مواعظ مظہری	مطبوعہ کراچی	۱۹۶۹ء
۲۰۔	محمد مظہراللہ، مفتی	فتاویٰ مظہری	مطبوعہ کراچی	۱۹۷۰ء
۲۱۔	جاوید اقبال مظہری، مولانا	ملفوظات مظہری	مطبوعہ کراچی	۱۹۹۰ء

زیر تدوین:۔

۲۲۔ مکاتیب مظہری (جلد دوم)

۲۳۔ مرقع مظہری

Marfat.com

Marfat.com